REGD No P-67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ
بدر قادیان

قل اللہ لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۱۴ — شمارہ ۱۶

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقا پوری

نائب ایڈیٹر:- فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ -/۷ روپے
ششماہی -/۴ روپے
ممالک غیر -/۸ روپے

فی پرچہ:- ۱۵ نئے پیسے

۲۱ر اپریل ۱۹۶۶ء | ۲۹ر ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ | ۲۱ر شہادت ۱۳۴۵ھش

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۹ر اپریل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۱۴ر اپریل کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

قادیان ۱۹ر اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ جو اہل و عیال علاقہ بہار و اڑیسہ کے دورہ پر تشریف لے گئے ہوئے ہیں اب تک کی آمدہ اطلاعات کے ماتحت آپ نے صوبہ بہار میں پٹنہ، مظفر پور، خانپور، رنگی، بھاگلپور، جگاؤں، ڈمکا میں قیام فرمایا اور ان مقامات کے بیشتر احباب نے اپنے یہاں کے معززین کو دعوت طعام پر مدعو کیا اور محترم صاحبزادہ صاحب انہیں حسب موقعہ خطاب فرمایا۔ چونکہ اس دورہ میں مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ بھی آپ کے ہمراہ ہیں جو کہ اس دورہ کی مفصل رپورٹ مرتب فرما رہے ہیں جو قسط وار بدر میں شائع کی جا رہی ہے۔ دورہ پر گئے ہوئے مقدس خاندان کے جملہ افراد دیگر مصاحبین بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور خیریت کے ساتھ دارالامان واپس لائے۔ آمین۔

یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن کی تبلیغی سرگرمیاں

علاقہ تورو کے نئے بادشاہ پیٹرک کابو یو صاحب کی رسم تاجپوشی کے موقعہ پر قرآن شریف کا تحفہ پیش کیا گیا

کمپالہ (مشرقی افریقہ) ۱۲ر مارچ ۱۹۶۶ء مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب ذبیح مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم کمپالہ یوگنڈا نے بذریعہ ڈاک یہ اطلاع بھجوائی ہے کہ مورخہ ۲ر مارچ ۱۹۶۶ء کو علاقہ تورو کے نئے بادشاہ جناب پیٹرک کابو یو صاحب کی رسم تاجپوشی کے موقعہ پر انہیں یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے انگریزی زبان میں ایڈریس اور ساتھ ہی انگریزی قرآن شریف کا تحفہ پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اس وقت ہزاروں کی تعداد میں مقامی اور بیرونجات سے اس تقریب میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے احباب موجود تھے۔ ہماری اس پیشکش کا ان پر بھی اچھا اثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان مبلغین کرام کی کوششوں میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈال دے اور ان کی کوششوں کے ذریعہ افریقہ کے وسیع و عریض علاقہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور کو پھیلا دے اور اس کے کونہ کونہ کو اس نور سے منور کر دے آمین۔

انگریزی زبان میں نئے بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا جانے والا ایڈریس جو یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے تیار کیا گیا تھا۔ وہاں کے چیف مشنری مکرم مرزا محمد ادریس صاحب نے بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا۔ کارروائی کا آغاز سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے ہوا۔ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب چیف مشنری نے تلاوت کی۔ چوہدری مقبول احمد صاحب ذبیح مبلغ سلسلہ احمدیہ نے سورۃ فاتحہ کا انگریزی میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کمپالہ کے ایک مخلص اور ممتاز رکن جناب مختار احمد صاحب ایاز پرنسپل بشیر ہائی سکول کمپالہ نے بآواز بلند یہ ایڈریس پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ پوری عزت اور احترام کے ساتھ عمدہ فریم میں لگا ہوا یہ ایڈریس بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جو بادشاہ نے نہایت تشکر کے ساتھ قبول کیا۔ یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے پیش کئے گئے ایڈریس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن
کمپالہ۔ ۲ر مارچ ۱۹۶۶ء

بخدمت

عالیجناب۔ آپ کی رسم تاجپوشی کے مبارک موقعہ پر ہم ایجل۔ یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن اور جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور اس کے بابرکت ہونے کی دعا کرتے ہیں۔

ہمارے مقدس نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قوم کا لیڈر اصل میں قوم کا خادم ہوتا ہے جو اپنی خدا داد طاقت اور صلاحیت کے مطابق اپنی قوم اور ملک کی خدمت بجا لاتا ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل و کرم سے ان فرائض اور خدمات کو بہترین طور پر بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے جو اس اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کی صورت میں آپ کو تفویض کئے گئے ہیں۔ اور ہمیشہ آپ کی مدد اور راہنمائی فرماوے۔

عالیجناب! اس بابرکت پُرمسرت تاریخی موقعہ پر ہم آپ کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہی ایک قابل قدر تحفہ ہے جو یہاں کے مسلمان آپ کی خدمت میں پیش کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آنجناب اس گرانقدر تحفہ کو خوشی قبول فرماتے ہوئے اس مقدس کتاب کو شروع سے لے کر آخر تک کم از کم ایک بار ضرور پڑھنے کی تکلیف فرمائیں گے۔

ہم اس موقعہ پر آپ کی خدمت میں یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ ہم یوگنڈا میں مذہبی آزادی کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہم یہاں پوری آزادی کے ساتھ بغیر کسی قسم کی روک ٹوک کے اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ مسلم مشن یوگنڈا اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے کام کو بڑی کامیابی کے ساتھ بجا لا رہا ہے۔ اسلام ایک آسان اور سادہ مذہب ہے اور اپنی اس آسانی اور سادگی کے باعث افریقن لوگوں کے لئے کشش کا باعث بن رہا ہے ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پُرامید ہیں اس ملک میں اسلام کا بہت روشن مستقبل ہوگا۔

اسلامی تعلیمات اور خصوصیات نیز اسلام کی روحانی و اخلاقی خوبیوں سے واقفیت اور جماعت احمدیہ نیز اس کے مقدس بانی حضرت احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق معلومات بہم پہنچانے کی غرض سے ہم ایک کتاب "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" بھی آنجناب کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصنیف فرمائی ہے۔ اس ایڈریس کو ہم ان الفاظ سے ختم کرتے ہیں کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو سب جہانوں کا مالک ہے۔ ہم ہیں آپ کے خادم

(۱) مرزا محمد ادریس انچارج یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن (۲)

مکہ صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

خطبہ جمعہ

احباب کوشش کریں کہ اس مہینہ میں جماعت کا بجٹ نہ صرف پورا ہو جائے بلکہ بجٹ سے بھی زیادہ آمد ہو جائے

کسی جگہ کوئی احمدی کبھی بھوکا نہ رہے

ہر جماعت میں قرآن کریم پڑھانے کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۸ راپریل ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

مرتبہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ

قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ کہ اے خدا کے رسول! (اور پھر وہ جو اس کی قائم مقامی میں ذمہ داری کے عہدے پر کھڑے کئے جاتے ہیں) تو مومنوں کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلاتا رہ کیونکہ یہ یاد دلانا مومنوں کو نفع بخشتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں ایک تو باوجود غفلت کے مومن کی عزت کو یہ کہہ کر قائم کیا ہے کہ اگر کبھی وہ اپنی کسی ذمہ داری کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تو اس کے یہ معنے نہیں لئے جانے چاہئیں کہ ایمان میں کمزوری پیدا ہو گئی ہے بلکہ

انسانی فطرت میں ہی یہ بات پائی جاتی ہے

کہ اگر بار بار اس کے سامنے اُس کی ذمہ داریاں نہ لائی جائیں تو وہ ان چیزوں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے جو بار بار اس کے سامنے آتی ہیں۔ اور اس بشری کمزوری کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے ذمہ دار افسروں کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ حقیقی مومنین کے سامنے ان کی ذمہ داریاں بار بار لایا کرو اور انہیں یاد دلاتے رہا کرو۔ تاکہ وہ اس یاد دہانی سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی کوشش کریں۔

اس حکم کے ماتحت آج میں احباب جماعت کو ان کی بعض ذمہ داریاں یاد دلانا چاہتا ہوں

(۱) پہلی یہ کہ دوست جانتے ہیں کہ

ہمارے مالی سال کا یہ آخری مہینہ جا رہا ہے

تمام احباب جماعت کو عموماً اور تمام عہدہ داران نظام کو خصوصاً میں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی پوری کوشش کریں کہ جماعت کا جو بجٹ ہے جسے ہم حصہ آمد (یعنی وصیت کے چندے) یا چندہ عام کہتے ہیں یا جلسہ سالانہ کا چندہ ہے نہ صرف یہ کہ پورا ہو جائے۔ بلکہ جو بجٹ بنایا گیا تھا۔ اس سے زیادہ آمد ہو جائے اور یقیناً آمد زیادہ ہو سکتی ہے کیونکہ جو بجٹ شوریٰ میں پیش ہوتا ہے اور جس کی سفارش کی جاتی ہے اور بعد میں منظوری دی جاتی ہے۔ وہ کئی لاکھ روپیہ اس بجٹ سے کم ہوتا ہے جو فی الواقعہ جماعت کے اوپر ان کی استعداد اور ذمہ داریوں کے پیش نظر ڈالا جانا چاہیئے اس کی بہت سی وجوہات ہیں اُس کی اصلاح کی بھی ضرورت ہے۔ لیکن اس کی اصلاح میں بعض روکیں بھی ہیں۔ انشاء اللہ ان کی اصلاح جلد ہی ہو جائے گی۔

پس جو بجٹ منظور ہو چکا ہے وہ اصل ذمہ داری سے کم درجہ پر ہے اس لئے نہ صرف

یہ کوشش ہونی چاہیئے

کہ وہ بجٹ پورا ہو جائے بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ بھی کوشش ہونی چاہیئے کہ جو حقیقی اور اصلی بجٹ آمد کا ہے۔ اس کے مطابق ساری جماعتوں کی آمد ہو جائے۔ امید ہے کہ تمام پریذیڈنٹ صاحبان اور مال کے ساتھ تعلق رکھنے والے عہدہ داران اور امراء صاحبان اور امراء اضلاع اس امر کی طرف خصوصی توجہ دیں گے کہ اس ماہ کے اندر سال رواں کا بجٹ نہ صرف یہ کہ پورا ہو جائے بلکہ آمد بجٹ سے بھی زیادہ ہو جائے

(۲) دوسری بات جس کی طرف میں آج جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں

وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے ایک خطبہ میں جماعت کے سامنے قرآن کریم کی یہ تعلیم رکھی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہم سے یہ چاہتا اور مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم میں سے کوئی شخص رات کو بھوکا نہ سوئے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسی تعلیم دی ہے کہ ہم کوئی زائد خرچ کئے بغیر خدا تعالیٰ کا یہ حکم پورا کر سکتے ہیں

بہت سے دوستوں اور بہت سی جماعتوں نے اس کے بعد مجھے خطوط لکھے ہیں کہ ہم اس کی طرف توجہ دے رہے ہیں اور ہمارے گاؤں قصبہ یا جماعت میں

کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا

لیکن جماعتوں کے ایک حصّہ کی طرف سے اس اطلاع کا آجانا میری تسلّی کا موجب نہیں ہو سکتا۔ اور یقیناً میری تسلّی نہ ہوگی جب تک کہ ہر امیر ضلع یہ رپورٹ نہ دے اور آئندہ بھی متواتر ایسی رپورٹ نہ دیتا چلا جائے کہ اُنہوں نے ایسا انتظام کر لیا ہے اور اس کی تعمیل بھی ہو رہی ہے کہ کوئی احمدی فرد رات کو بھوکا نہیں سوتا۔ بلکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اور اسی طریق پر جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے رکھا ہم نے یہ انتظام کر دیا ہے کہ اگر پہلے کبھی کوئی شخص نامساعد حالات سے مجبور ہو کر بھوکا رہا ہو۔ تو آئندہ وہ بھوکا نہیں رہے گا

اس سلسلہ میں امراء اضلاع سے اور ان

بڑی جماعتوں کے امراء سے

جن کو بطور امیر ضلع ہی سمجھا جاتا ہے میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ ہر دو ماہ کے بعد مجھے اس سلسلہ میں اپنی تفصیلی رپورٹ بھجوایا کریں گے۔ تفصیلی اس معنے میں نہیں کہ کوئی لمبی چوڑی رپورٹ مجھے بھجوائیں تفصیلی اس معنے میں کہ وہ مجھے یہ بتائیں کہ اُنہوں نے اپنے علاقہ کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اور ہر مقام سے یہ رپورٹ حاصل کر لی ہے کہ کسی مقام پر بھی کوئی احمدی بھوکا نہیں رہتا۔

(۳) تیسری بات

جس کی طرف میں احباب جماعت، عہدے داران جماعت اور خصوصاً امراء اضلاع کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے عارضی وقف کے متعلق جماعت میں تحریک کی تھی۔ اس کے نتیجہ میں سینکڑوں افراد نے مجھے براہ راست تفصیل لکھیں اور اپنے وقت کے ایک حصہ کو اس سکیم کے مطابق وقف کیا جو

دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کے وقف کیلئے

میں نے جماعت کے سامنے رکھی تھی۔ انہوں نے اس عرصہ میں اپنے خرچ پر مقررہ علاقہ میں رہ کر اصلاحی اور تربیتی کام کرنے کے لئے رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔

چند جماعتوں کی طرف سے بھی مجھے اس کے متعلق رپورٹ ملی ہے لیکن جماعتوں اور اضلاع کی اکثریت ایسی ہے کہ جن کی طرف سے مجھے اس سلسلہ میں ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہیئے کیونکہ اس منصوبہ کے ماتحت میں یکم مئی سے کام شروع کروانا چاہتا ہوں۔ پس بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس لئے اس کی طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔ امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد کے پیش نظر اور خدمت

اسلام کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر حصہ پیش کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام امراء اضلاع یکم مئی سے پہلے پہلے اپنی رپورٹ اس سلسلہ میں مجھے بھجوا دیں گے۔

(دوم)

ایک اور منصوبہ

جو میں نے جماعت کے سامنے پیش کیا تھا اور وہ بنیادی اہمیت کا حامل اور بہت ضروری ہے وہ یہ تھا کہ ہم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو۔ اور اس کے بعد اسے ترجمہ سکھایا جائے۔ حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آجائے کہ کوئی احمدی بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو۔

اس منصوبہ کے لئے میں نے لاہور کی جماعت اور سیالکوٹ کا ضلع مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا تھا اور کراچی کی جماعت اور جھنگ کا ضلع مجلس انصار اللہ کے سپرد کیا تھا اور باقی تمام جماعت کا کام نظارت اصلاح و ارشاد نے کرنا تھا۔

اس سلسلہ میں بھی کچھ کام ہوا ہے لیکن میرے نزدیک ابھی وہ کام تسلی بخش نہیں کہ کوئی جماعت ایسی نہیں رہنی چاہیئے کہ جہاں

قرآن کریم پڑھانے کا انتظام

نہ ہو۔

اس منصوبہ کے ماتحت ایک خوشی جو مجھے پہنچی وہ تو یہ ہے کہ بعض لوگوں نے انفرادی طور پر اس طرف توجہ دی اور انہوں نے اپنے حلقہ میں قریباً سارا وقت ہی قرآن کریم کے پڑھانے کے لئے پیش کر دیا۔ وہ بڑا اچھا کام کر رہے ہیں اور مجھے رپورٹ بھی بھجوا رہے ہیں۔ لیکن اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے بعض چند افراد کی کوشش اور رپورٹیں کافی نہیں بلکہ ساری جماعت کو جماعت کے لحاظ سے اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ قرآن کریم ہماری زندگی اور ہماری روح ہے۔ ہماری روحانی بقا کا انحصار قرآن کریم پر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے اور شاید ایک جگہ سے زیادہ جگہوں پر فرمایا ہو کہ قیامت کے دن قرآن کریم تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف گواہی دے گا۔ اگر قرآن کریم کی گواہی تمہارے حق میں ہوئی تو تم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرو گے اور اگر قرآن کریم کی گواہی تمہارے خلاف ہوئی تو تم خدا تعالیٰ کے غضب کے مورد ہو گے۔

پس قرآن کریم کا ہر ایک حکم واجب العمل ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہو۔

اور قرآن کریم کی ہر نہی اور ہر وہ بات جس سے قرآن کریم روکتا ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔ اگر ہم رضائے الٰہی کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

پس

یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے

جس کی طرف میں جماعت کو توجہ کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یہ تیرے لئے بھی ذکر ہے اور تیری قوم کے لئے بھی ذکر ہے۔ یعنی یہ ایک ایسی تعلیم ہے جس کے نتیجہ میں تو بھی اور تیری قوم بھی اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی شرف اور عزت حاصل کرو گے اس لئے یاد رکھو کہ اگر تم نے اس طرف توجہ نہ کی تو تم سے سوال کیا جائے گا۔ اور تمہارا محاسبہ ہوگا۔

دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان اس آیت کی تفسیر ہی ہے
وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ (الزخرف ۴۵)

قرآن کریم کہتا ہے

کہ تم سے سوال کیا جائے گا کہ دنیا میں عزت کے حصول کے لئے اور دنیا میں شرف حاصل کرنے کے لئے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک حسین ترین تعلیم ہم نے تمہاری طرف بھیجی تھی۔ بتاؤ تم نے کہاں تک اس پر عمل کیا۔

عمل کے لئے یہ ضروری ہے

کہ ہمیں اس کا علم ہو اور ہمیں اس سے پوری واقفیت ہو۔ اگر ہم قرآن کریم کو نہیں پڑھتے اور اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے تو پھر ہم کیسے امید کر سکتے ہیں کہ قرآن کریم قیامت کے روز ہمارے حق میں گواہی دے گا کہ اے میرے رب! تیرے اس بندے نے تیری اس تعلیم کو پڑھا اور سمجھا اور پھر اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کی۔

ظاہر ہے کہ ان دو باتوں میں اتنا تضاد اور تناقض ہے ہم ایک لحظہ کے لئے بھی یہ تصور نہیں کر سکتے کہ نہ ہمیں قرآن کریم ناظرہ پڑھنا آتا ہے اور نہ ہمیں اس کا ترجمہ آتا ہے اور نہ ہم اس کے معانی سمجھنے کی کوشش کریں اور نہ اس پر عمل کریں پھر بھی قیامت کے روز خدا تعالیٰ ایسے سامان اور حالات پیدا کر دے گا کہ خدا تعالیٰ کا یہ قرآن تمہارے حق میں گواہی دے۔

اس قسم کا تصور انسانی عقل میں قطعاً نہیں آسکتا!!!

اس سلسلہ میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض جگہ سے یہ شکایت موصول ہوئی ہے کہ گو ہماری یہ جماعت خدام الاحمدیہ کے سپرد نہ کی گئی تھی لیکن انہوں نے جماعتی انتظام سے علیحدہ قرآن کریم سکھانے کا اپنے طور پر انتظام کر دیا ہے اور وہ جماعت سے تعاون نہیں کر رہے۔ اگر ایک مقام پر بھی ایسا ہوا ہو تو یہ بہت افسوسناک ہے۔ خدام کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو طریق انہوں نے اختیار کیا ہے وہ درست نہیں جن جگہوں میں قرآن کریم کے پڑھانے کا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے مثلاً لاہور اور ضلع سیالکوٹ کی جماعتیں۔ وہاں جماعتی نظام سے میں امید رکھتا ہوں ...... کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ سے پورا تعاون کریں گے اور جس جگہ یا علاقہ میں قرآن کریم پڑھانے کا کام مجلس انصار اللہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس علاقہ کی جماعتوں سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ مجلس انصار اللہ سے پورا پورا تعاون کریں گی۔ اور وہ مقامات جماعتیں یا اضلاع جہاں قرآن کریم کی تعلیم کا کام جماعتی نظام کے سپرد کیا گیا ہے وہاں جہاں تک قرآن کریم پڑھانے کا سوال ہے خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ کا کوئی وجود وہاں نہیں ہے کیونکہ یہ کام ان کے سپرد کیا ہی نہیں گیا۔

تمام دوستوں کو انصار میں سے ہوں یا خدام میں سے، جوان ہوں یا بڑی عمر کے

یہ بنیادی بات یاد رکھنی چاہیئے

کہ "احمدی" ہونے اور "انصار یا خدام کے رکن" ہونے میں بڑا فرق ہے۔ ایک احمدی پر اللہ تعالیٰ نے بڑی اہم اور بڑی وسیع ذمہ داری ڈالی ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں حضور کے منشاء اور ارشاد کے ماتحت اور پھر بعد میں حضور کے خلفاء کے منشاء اور ارشاد کے ماتحت تمام دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے جو سکیمیں تیار کی جائیں ہر احمدی اپنا سب کچھ قربان کر کے ان سکیموں کو کامیاب کرنے کی کوشش کرے تا کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ جو آسمان پر ہو چکا ہے کہ وہ اسلام کو اس زمانہ میں جو مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے تمام ادیان باطلہ پر غالب کرے گا۔ اس فیصلے کا نفوذ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسے ہماری کوشش جذب کرے اس دنیا میں بھی ہمیں جلد تر نظر آجائے۔

یہ الٰہی فیصلہ

جو آسمان پر ہو چکا ہے زمین پر نافذ ہو کر رہے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی!!! لیکن اس راہ میں انتہائی قربانی پیش کرنا ہمارا فرض ہے۔ یہ کام جو ہر ایک احمدی کے سپرد ہے احمدی نوجوان کے بھی، احمدی بوڑھے کے بھی، احمدی مرد کے بھی، احمدی عورت کے بھی اور احمدی بچے کے بھی!!!

اس وسیع کام کا ایک حصہ جو شاید اس کام کا ہزارواں حصہ بھی نہ ہو مجالس خدام الاحمدیہ انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے تاکہ ان مختلف گروہوں کی تربیت ایسے رنگ میں کی جاسکے۔ یا ان کی تربیت ایسے طور پر قائم رکھی جاسکے کہ وہ اس ذمہ داری کو کما حقہٗ ادا کر سکیں جو ایک احمدی کی حیثیت سے ان کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔

پس مجلس خدام الاحمدیہ یا مجلس انصار اللہ کا رکن ہونے کی حیثیت سے تم پر جو ذمہ داری شاید ہوتی ہے وہ بہت ہی محدود ہے۔ اس محدود ذمہ داری کو ٹھیک طرح نباہ لینے کے بعد اگر کوئی رکن خوش ہو جاتا ہے کہ جتنی ذمہ داری بھی بحیثیت احمدی ہونے کے اس پر ڈالی گئی تھی وہ اس نے پوری کر دی تو وہ غلطی خوردہ ہے۔ کیونکہ جو ذمہ داری اس پر ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ڈالی گئی ہے یہ ذمہ داری اس کے مقابل پر شاید ہزارواں حصہ بھی نہیں۔ اس پر خوش ہو کر بیٹھ جانا بڑی خطرناک بات ہے۔

یہ ہمارے لئے سوچ اور فکر کا مقام ہے اور اس کے لئے خطرہ کا مقام ہے اسی طرح اگر ہر کوئی اپنے جوش میں یا اپنے تجربہ کے زعم میں وہ اپنے حدود سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے تو بھی وہ اچھا کام نہیں کرتا۔

جو جماعتی نظام کی ذمہ داری ہے وہ جماعتی نظام نے ہی ادا کرنی ہے اور تم

نے جماعت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اس میں حصہ لینا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مجالس خدام الاحمدیہ اور مجالس انصار اللہ اتنی زیادہ الزام نہیں آئیں جتنے کہ جماعتی عہدے دار۔ حضرت مصلح موعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے مجالس خدام الاحمدیہ اور مجالس انصار اللہ کے متعلق یہ ارشاد فرمایا تھا کہ میں نے ایک محدود کام

محدود دائرہ عمل میں

ان تنظیموں کے سپرد کیا ہے جماعتی نظام کو کیا یہ حق نہیں دیتا کہ وہ ان کے کاموں میں دخل دے۔ کوئی عہدیدار پریذیڈنٹ ہو یا امیر، امیر ضلع ہو یا امیر صوبائی، اس کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خدام الاحمدیہ کے کام میں دخل دے یا انہیں حکم دے لیکن یہ اجازت دیتا ہوں کہ اگر وہ ضرورت محسوس کریں تو وہ ان سے درخواست کر سکتے ہیں کہ بحیثیت مجلس خدام الاحمدیہ تم یہ کام کرو۔

درخواست کرنے کی اجازت دینا تو دراصل امراء کو غیرت دلانے کے لئے تھا تا وہ اپنی تنظیم کو اس حد تک بیدار بنائیں کہ ان کو کبھی اس قسم کی درخواست نہ کرنی پڑے لیکن انہوں نے اس اجازت سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے اور جب بھی کوئی جماعتی کام ان کے سامنے آیا تو انہوں نے بجائے اس کے کہ جماعتی نظام سے کام لیتے آرام سے مجلس خدام الاحمدیہ کے مقامی قائد کو بلایا اور ان سے درخواست کی کہ مہربانی کر کے یہ کام آپ کر دیں اور اس طرح وہ جماعتی نظام کو کمزور کرنے کا موجب ہوئے اس لئے آج سے

ان کا یہ حق میں واپس لیتا ہوں

جماعت کا کوئی عہدیدار اب اس بات کا مجاز نہیں ہوگا کہ وہ مجالس خدام الاحمدیہ یا مجالس انصار اللہ سے کسی قسم کی کوئی درخواست کرے۔ حکم تو وہ دے نہیں سکتے وہ پہلے ہی منع ہے "درخواست" کی اجازت اب واپس لے لی جاتی ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ آئندہ جماعتی کام انہوں نے جماعتی نظام کے ذریعہ سے ہی کروانے ہیں مجلس خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ سے کبھی اس قسم کی درخواست نہ کرنا ہوگی۔ فی الحال میں اس "اجازت" کو صرف ایک سال کے لئے واپس لیتا ہوں پھر حالات دیکھ کر فیصلہ کر سکوں گا اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھایا۔

جماعتی عہدیداروں کو بھی اور ان لوگوں کو بھی جو ایک طرف احمدی ہیں۔ اور دوسری طرف احمدی ہونے کی وجہ سے بعض مخصوص و محدود ذمہ داریاں بطور رکن مجلس خدام الاحمدیہ یا بطور رکن مجلس انصار اللہ ان پر عائد ہوتی ہیں

میں بڑی وضاحت سے بتا دینا چاہتا ہوں

کہ جماعتی کام بہر حال اہم ہیں اگر امیر جماعت یا پریذیڈنٹ بحیثیت احمدی کے انہیں کوئی حکم دے تو ان کا فرض ہے کہ وہ اس حکم کو بجا لائیں۔ خواہ اس حکم کی بجا آوری کے نتیجہ میں انہیں مجلس خدام الاحمدیہ کے کسی افسر کی حکم عدولی بھی کیوں نہ کرنی پڑے۔ سرکشی تو کسی صورت میں جائز نہیں لیکن انہیں چاہئے کہ اپنی تنظیم کو اطلاع دے دیں کہ پریذیڈنٹ یا امیر نے میرے ذمہ فلاں کام لگایا ہے۔ اس وقت مجھے وہ کام کرنا ہے۔ اور اس وقت آپ نے ایک دوسرا کام میرے ذمہ لگایا تھا۔ میں خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ کا وہ کام اس وقت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس سے زیادہ اہم کام مجھے بڑی تنظیم کی طرف سے ملا ہے اس لئے میں جماعتی کام کروں گا اس ذیلی تنظیم کا کام نہیں کر سکوں گا۔ اس طرح وہ معذرت کر دیں لیکن جماعتی تنظیم سے معذرت نہ کر بیٹھیں۔ یہ طریق قطعاً جائز نہیں۔ بہر حال جماعتی کام کو ذیلی تنظیموں کے کام پر مقدم رکھنا ہوگا۔ اور جہاں جہاں مجالس خدام الاحمدیہ نے قرآن کریم کے پڑھانے کا انتظام جماعتی انتظام سے علیحدہ ہو کر اپنے طور پر شروع کر دیا ہے۔ وہ میری آواز پہنچتے ہی اس کام کو بند کر دیں

جماعتی انتظام کے ماتحت

اس کام کو کریں۔ قرآن کریم کا سمجھنا، اس کا فہم حاصل کرنا سب سے اہم کام ہے۔ مگر قرآن کریم خود فرماتا ہے کہ جب مجھے سمجھنا ہو تو پاکیزگی کا اپنے نفس کی اصلاح کے بعد میرے پاس آنا۔ کیونکہ سوائے اس شخص کے جو پاک ہو گیا ہو کسی کو ہاتھ نہیں لگانے دیتا۔ اور اگر تم مطہر ہوئے بغیر مجھے ہاتھ لگانا چاہو گے تو مجھے خدا تعالیٰ نے یہ طاقت بخشی ہے کہ وہ ہاتھ مجھے چھو نہیں پائے گا۔ تمہارا ہاتھ مجھے اسی وقت چھو سکے گا جب تم جتنا مجھے جانتے ہو۔ اس پر عمل کرنے والے بھی ہو۔ اور پھر میرے پاس اس نیت کے ساتھ آؤ کہ جو زائد علم تم مجھ سے حاصل کرو۔ اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالو گے

یہ بڑا ہی اہم کام ہے

قرآن کریم کا سمجھنا ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔ قرآن کریم کی اشاعت کے لئے ہی ہمیں زندہ کیا گیا ہے اور ہمیں منظم کیا گیا ہے۔ اس الٰہی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا بھر میں اس رنگ میں پھیلائیں کہ دنیا یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے کہ اگر ہم دنیا اور اخروی زندگی کی فلاح چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا ہوگا دنیا میں قرآن کریم کی تعلیم آپ پھیلا کیسے سکتے ہیں جبکہ خود آپ کو ہی اس کا علم حاصل نہ ہو۔ تو جو ہماری پیدائش کی غرض، ہمارے قیام کی غرض اور ہماری زندگی کا مقصود ہے وہ حاصل ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ ہم خود قرآن کریم کو نہ سمجھیں اور اس کے علوم اچھی طرح ہمارے ذہنوں میں مستحضر نہ ہوں۔

پس

میں تمام امراء اضلاع کو یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ وہ اپنے ضلع کی ہر جماعت میں قرآن کریم پڑھانے کا باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت انتظام کریں اور ہر دو ماہ کے بعد مجھے اس کی رپورٹ بھجوایا کریں۔

(۵) پھر اس کے علاوہ ایک منصوبہ تربیتی اور اصلاحی دو ورقوں کا کثرت کے ساتھ شائع کرنے کا ہے اس کی تفاصیل میں میں اس وقت جانا نہیں چاہتا۔ وہ بھی ایک اہم کام ہے چونکہ بہت سے کام ہیں جن کی طرف قریباً روزانہ ہی توجہ دینی پڑتی ہے اس لئے اس غرض کے لئے کہ نگرانی صحیح طور پر ہو سکے اور کام ٹھیک طرح چلتے رہیں میں نائب ناظر اصلاح و ارشاد کی ایک اسامی قائم کرتا ہوں اور فی الحال اس پر

مکرم ابو العطاء صاحب کو مقرر کرتا ہوں

وہ براہ راست میرے سامنے ذمہ دار ہوں گے۔

میں چاہتا ہوں کہ بجٹ پر بار ڈالے بغیر ان کاموں کو کیا جا سکے۔ الا ما شاء اللہ۔ اس لئے

ان کا عملہ بھی رضاکاروں پر مشتمل ہونا چاہیئے

اور ربوہ کی جماعت کو اس کے لئے رضاکار پیش کرنے چاہئیں۔

اہل ربوہ کو غیرت دلانے کے لئے میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے باہر کی بیسیوں جماعتیں ایسی ہیں کہ جہاں مستعد اور مخلص احباب کافی تعداد میں دو دو تین تین چار چار پانچ پانچ گھنٹے روزانہ دیتے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ آپ ان سے پیچھے رہ جائیں۔

میں امید کرتا ہوں

کہ ان کاموں کے لئے ربوہ کی جماعت رضاکار پیش کر دے گی تا وہ اس کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکیں۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے، محض اپنے احسان سے ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے کہ وہ ذمہ داریاں جو اس نے ہم پر عائد کی ہیں۔ اور وہ کام جن کے بغیر وہ ہم سے راضی نہیں ہو سکتا ہم کما حقہ انہیں سرانجام دے سکیں کہ اس کے فضل کے بغیر ہم اس کے فضل کو بھی حاصل نہیں کر سکتے۔

(الفضل مورخہ ۱۷ر اپریل ۱۹۶۶ء)

درخواستہائے دعا

۱۔ محمد یوسف صاحب درویش زیروی عید قربانی کے دوسرے روز اچانک پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے بائیں پاؤں کی پیٹ پر سخت چوٹ آگئی وجہ سے بیمار پڑے ہیں اور ابھی چلنے کے قابل نہیں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد عبد اللہ قریشی تیماپوری

۲۔ میرا لڑکا ایم۔بی۔بی۔ایس کا اور دوسرا بی۔اے کا پہلا امتحان دے رہا ہے۔ احباب دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مجھے مالی مشکلات درپیش ہیں اور میری اہلیہ بیمار رہتی ہے۔ میری پریشانیوں کے ازالہ اور اہلیہ کی کامل شفایابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار غلام احمد گنہگار
کلاشپورہ سرینگر کشمیر

نمائندہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دورہ شمالی ہند

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال لمبے سفر پر تشریف لے گئے

(قسط نمبر ۲)

رپورٹ مرسلہ محترم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ

قارئین بدر کے سامنے آرہ میں قیام اور معزز و عزیز بالوں کا مختصر تعارف قبل ازیں پیش کر چکا ہوں۔ احمدی خواہ کتنا کمزور ہو اس کے دل میں تبلیغ اسلام کی ایک ایسی تڑپ رہتی ہے کہ وہ ہر خوشی اور تقریب کے موقعہ پر اس ... تاکہ میں رہتا ہے کہ تبلیغ اسلام کے اہم ... میں حصہ دار بن سکے۔ چنانچہ محترم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب اور ان کے بھائی تسلیم احمد صاحب نے اپنی گوناگوں مصروفیت کے باوجود ایک عشائیہ کا انتظام فرمایا۔ اس لئے نہیں کہ اپنی امارت کا اظہار کیا جائے۔ اور نہ اس لئے کہ اپنے حلقہ احباب کو اکٹھا کر کے اپنے ایک مہمان کا صرف تعارف کروایا جائے۔ آجکل دعوتیں یا تو بیاہ شادیوں پر ہوتی ہیں یا پھر مغربی اقوام کی تقلید میں بچہ کی سالگرہ دھوم دھام سے منانے کے لئے۔ اور پوری مغربیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بچے کے ہاتھ سے ایک کیک پر چھری چلانے کے لئے۔ تھا کہ یہ مرض اس قوم میں بھی بڑی سُرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ جو کسی زمانہ میں خود دنیا کی رہبر تھی۔ اور دنیا اس کی تقلید میں خوشی اور عزت محسوس کرتی تھی۔ مگر آج سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والی قوم کے کسی فرد کو اگر پیٹ بھر کر کھانا نصیب ہونے لگے تو اس کا سب سے پہلا قدم مغربی تہذیب کی نقالی کی طرف اُٹھتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتیں ہوں مامور زمانہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام پر جنہوں نے ایک ایسی برگزیدہ جماعت کی بنیاد رکھی جس کی گھٹی میں یہ ڈال دیا گیا ہے کہ مغربی تہذیب کی یہ حرکت ماحول اور معاشرہ کے لئے ایک لعنت ہے۔ جس سے ہر احمدی کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ خوشی کے موقعہ پر تالیوں کے بجانے سے لیکر بڑی بڑی دعوتوں کے اہتمام تک سبھی جگہ یہ امر کارفرما نظر آئے گا کہ ایک احمدی خواہ کتنا گیا گزرا ہو وہ اپنی ہر تقریب میں خدا کا حصہ زیادہ رکھنا چاہتا ہے۔ مجھے گذشتہ ۱۷ سال سے باہر جماعتوں میں جانے کا موقع مل رہا ہے۔ کسی احمدی کے گھر میں اگر دعوتِ ولیمہ بھی ہے تو وہاں بھی ایک تبلیغی یا تربیتی تقریر اور قرآن کریم کی تلاوت دعوت کا ایک لازمی اور اہم حصہ نظر آتا ہے۔ اصل میں دعوت کے موقعہ پر "تبلیغ اسلام" کا پاک نمونہ ہمارے آقا سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا مگر افسوس! مسلمان اس نہایت ہی پُر حکمت سنتِ نبوی کو بھلا بیٹھے۔ یہ نہیں کہ انہوں نے دعوتیں بند کر دیں یا ان کے ہاں خوشی کی ایسی تقاریب منعقد نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان مواقع کو تبلیغ دین کے لئے استعمال کرنا ان کے نزدیک رنگ میں بھنگ ڈالنے والی بات ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کا کتنا احسان ہے احمدیوں پر کہ وہ دعوت بھی کرتے ہیں تو تبلیغ کے لئے۔ چنانچہ ڈاکٹر شمیم احمد صاحب اور اُن کے بھائی نے محض اسی غرض سے شہر کے معززین، سرکاری افسران اور ڈاکٹروں کو اپنے ہاں مدعو کیا۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ نے نہایت ہی لطیف انداز میں قرآن کریم کی روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پُر کشش سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور ساتھ ساتھ مسلمانوں کو اُن کے فرائض کی طرف متوجہ کیا۔ رقت سے پُر بھرائی ہوئی آواز میں آپ نے فرمایا:-

ہمارے مسلمان علماء تو ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ مگر میں جو آپ کے سامنے بانئے جماعت احمدیہ کا پوتا، خلیفۂ ثانی کا لڑکا اور موجودہ امام کا چھوٹا بھائی ہوں خدا کو گواہ رکھکر کہتا ہوں کہ ہمارے نزدیک بانئ جماعت احمدیہ نے جو کچھ بھی پایا ہے۔ وہ صرف حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت سے پایا ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو خود مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ کہ ہمارے برگزیدہ بندے اب دُنیا میں اعلان کر دے کہ کل برکۃٍ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم وتعلّم۔

تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کا آنے والے دوستوں سے تعارف کروایا گیا۔ اور بعد میں تقریباً ۱½ گھنٹہ تک باہمی گفتگو ہوتی رہی جس میں حضرت میاں صاحب نے قرآن کریم کی اشاعت اور جماعت کی طرف سے شائع کردہ لٹریچر کی تفصیل بیان فرمائی۔ خدا کرے ہمارے اس مختصر قیام کے دور رس نتائج ظاہر ہوں اور اللہ تعالےٰ سعید روحوں کو ہدایت فرمائے۔ آمین۔ اس سفر کا یہ پہلا تبلیغی پروگرام تھا۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے نہایت اطمینان کے ساتھ خدا اور اُس کے رسول کی باتیں سُنانے کا موقعہ عطا فرمایا۔ ہمارے عزیزوں نے بتایا کہ انہوں نے شہر کے علماء کرام کو بھی مدعو کیا تھا۔ مگر انہوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ بھلا وہ آتے بھی کیسے جبکہ وہ ساری عمر قوم کے ہر بچے کو یہ باور کرواتے آئے ہیں کہ احمدی تو محمد رسول اللہ علیہ وسلم کا نام تک نہیں لیتے۔ پھر وہ ایسی مجالس میں کیسے شامل ہوں جن میں اُن کا بھانڈہ پھوٹنے کا اندیشہ ہو۔ علاوہ ازیں آجکل بھارت کے علماء کی جمعیت تو بہت ہی معروف ہے۔ اُن کو قوم کی تبلیغ اور تربیت کے لئے کہاں فرصت بلکہ ع

ہے دین کی کیا حالت اُنکی بلا جانے

وہ صبح سے لے کر شام تک اب اس فکر میں ہیں کہ کسی اسمبلی میں اُن کا کوئی ایک عالم ہی آ جائے۔ اور کچھ نہ ہو تو کم از کم برسر اقتدار طبقہ کے قرب میں جگہ مل جائے۔ اس کے لئے بیچارے کیا کیا پاپڑ بیل رہے ہیں۔ رات دن۔ صبح شام قریہ قریہ پھر رہے ہیں تا مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو جائے۔ اس لئے نہیں کہ خدمت دین کے بیدار ان عمل میں آ سکیں۔ بلکہ اس لئے کہ فلاں فلاں عالم لیڈر کو ... مل جائے۔ مگر آسمان ان کا ساتھ نہیں دیتا۔ چنانچہ دیکھ لیں "جمعیت العلماء ہند" کا کیا حشر ہو رہا ہے۔ یہ صرف اس لئے کہ ان کی ایک کوشش بھی قوم کے مفاد یا خدا اور اُس کے رسول کے دین کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ ان کے پروگرام میں ان کا اپنا سیاسی مفاد۔ اور جاہ طلبی کے لئے بڑے تراز نمایاں نظر آتی ہے۔ پس ایسی روحانی مجالس میں اگر یہ علماء نہیں آتے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں جبکہ اُن کے انداز فکر ہی کچھ اور ہیں۔ بھلا ان کی قسمت میں خدا اور اُس کے پاک رسول کی خاطر کسی تقریب میں شامل ہونا کہاں باقی رہ گیا۔

آج دوپہر کا کھانا محترم تسلیم احمد صاحب کے ہاں تھا۔ بلکہ یوں کہئے کہ بردو بھائیوں نے اپنے آبائی مکان میں حضرت صاحبزادہ صاحب اور اہل و عیال کو حصولِ برکت کے لئے لے جانے کے لئے ایک تقریب پیدا کی۔ کھانے کے بعد وہاں بھی تقریباً ایک گھنٹہ تک تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ مودودی خیالات سے متاثر ایک نوجوان مختلف امور کے متعلق حضرت میاں صاحب سے بات چیت کرتے رہے۔ وہی فرسودہ سوالات جو کم و بیش ستر سال سے بار بار دُہرائے جا رہے ہیں۔ البتہ اب ہمارے مخالفین علماء نے نوجوان طبقہ کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ احمدی مسلمانوں کو غیر مسلموں سے بھی زیادہ نفرت سے دیکھتے ہیں۔ یہ ہمارے جنازے نہیں پڑھتے۔ ہمارے پیچھے نمازیں ادا نہیں کرتے۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ان سب غلط فہمیوں کا ازالہ فرماتے ہوئے فرمایا۔ حضرت مرزا صاحب نے ہرگز ہرگز پہلے کسی پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔ یہ مسلم علماء ہی ہیں جنہوں نے پہلے آپ پر فتوے کفر لگایا۔ اور بموجب حدیث نبوی سچے مسلمان کو کافر کہنے والے کے اپنے نفس پر کفر لوٹ پڑتا ہے۔ نیز فرمایا جماعت احمدیہ کی طرف سے بار بار مسلمانوں کے سامنے یہ تجویز رکھی گئی ہے۔ کہ وہ تمام علماء دین کو اس امر کے لئے تیار کریں کہ وہ یہ اعلان کر دیں کہ ہم احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں اُن کے جنازے اور اُن کے پیچھے نمازوں کو جائز قرار دیتے ہیں اور ہر ایسے عالم یا شخص کو فتنہ پرداز اور دشمن رسول قرار دیتے ہیں جو احمدیوں کو کافر یا دائرہ اسلام سے خارج سمجھے۔

اس نوجوان صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بھارت کے جماعت اسلامی کے امیر کو آمادہ کریں کہ وہ اس قسم کا اعلان کر دیں۔ غرضیکہ اس تھوڑے عرصہ میں مختلف مسائل پر تبادلۂ خیالات کا موقعہ ملا۔ جو کہ ہمارے احمدی نوجوانوں کے لئے بھی دلچسپی کا باعث رہا۔

مورخہ ۹ر اپریل حضرت صاحبزادہ صاحب [illegible] اروَل ARWAL تشریف لے گئے۔ اور خاکسار اور برادرم یوسف صاحب سامان لے کر پٹنہ [illegible] ARWAL محترم پروفیسر سید اختر احمد صاحب اورینوی اور سید [illegible] احمد صاحب کا سسرال ہے۔ یہاں حضرت میاں صاحب نے مکرم شاہ محمد توحید [illegible] مرحوم جو پروفیسر عزیز احمد صاحب اور ڈاکٹر خورشید احمد صاحب کے والد [illegible] کے ہاں قیام فرمایا۔ جیسا کہ پہلے تحریر کیا جا چکا ہے اس خاندان میں احمدیت ایک مخلص احمدی عورت کے ذریعہ قائم ہوئی ہے۔ قرون اولیٰ میں تو اس قسم کی مثالیں ملتی ہیں کہ مسلمان عورتیں ہی اکثر خاندانوں کے لئے باعث نجات ثابت ہوئیں۔ اور اُن کے ذریعہ ہی ماحول اور خاندانوں کو اسلام کی نعمت نصیب ہوئی مگر آج کل تو عورت کا مذہب اپنے خاوند کا مذہب ہوتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کے نتیجہ [illegible] اب احمدیوں میں بھی کئی اور مثالیں ملیں گی کہ پابندی سے قبل جس جس [illegible] میں احمدی بچی گئی ہے وہ احمدیت کے لئے ایک بیج ثابت ہوئی ہے

محترم سید ارادت حسین صاحب [illegible] صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں قادیان میں رہنے کی سعادت حاصل تھی۔ محترم سید اختر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ آخری عمر میں سید صاحب موصوف کا اکثر وقت دعا میں ہی گذرتا تھا۔ اور وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں ہمیشہ یہ دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ کریم جو میری بیٹیاں غیر احمدی ماحول میں پہلے سے بیاہی گئی ہیں [illegible] ان دونوں کے ایمان کو محفوظ رکھنا۔ اور ان کی اولادوں کو احمدیت کے نور سے منور رکھنا ایسا نہ ہو کہ ماحول کی رو میں بہہ کر میری یہ بچیاں اس نعمت سے محروم ہو جائیں جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نصیب ہوئی ہے۔ اور دوسری دعا یہ کیا کرتے تھے کہ اُن کے بھائی [illegible] وزارت حسین صاحب کے بچوں کو اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی تعلیم سے مالامال کرے کیونکہ ہماری والدہ فوت ہو چکی تھیں۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کی دعاؤں کو کس رنگ میں شرف قبولیت بخشا ہے۔

سید ارادت حسین صاحب کی دونوں لڑکیوں کی اولاد بفضلہ تعالیٰ احمدیت کے نور سے منور ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اس بزرگ کی دعا کی برکت سے سید وزارت حسین صاحب کے بچوں کو دین و دنیا کے علوم سے ایسے رنگ میں نوازا ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ نے ان کو علمی ماحول میں اعلیٰ مقام عطا فرمایا ہے دوسری طرف دین کا رنگ اتنا غالب ہے کہ سارے بھائی ہر موقع پر احمدیت کی تبلیغ اپنا فریضہ اول سمجھتے ہیں گویا محترم سید اختر صاحب اور سید فضل احمد صاحب اپنے اپنے سرکل میں نہ صرف احمدی ہی مشہور ہیں بلکہ انہیں احمدیت کے سرگرم مبلغ کا مقام حاصل ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

پٹنہ میں آجکل ہمارا قیام اسی مخلص خاندان کے ہاں ہے۔ بڑے ہی سلجھے ہوئے علمی ماحول میں وقت گذر رہا ہے۔ بات بات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے الہامات اور کشوف کے حوالے ہر عنوان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کا ذکر۔ ایسا معلوم دیتا ہے کہ کسی سلجھے ہوئے مبلغ سلسلہ احمدیہ سے گفتگو ہو رہی ہے۔ یعنی سید اختر احمد صاحب اورینوی جن کو دین و دنیا کے علم کی دولت تو اپنے بزرگوں کی دعا سے نصیب ہوئی ہے۔ مگر آپ کی زندگی بھی ایک اعجازی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے بتلایا کہ آپ کا پھیپھڑا بالکل بے کار ہو چکا تھا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ حضور کی دعا کی بدولت اب تک باوجودیکہ میں کئی کئی گھنٹے تک تقریر کرتا رہتا ہوں مجھے کوئی اور تکلیف ہو تو ہو مگر یہ تکلیف کبھی نہیں ہوئی۔ اسی طرح فرماتے ہیں کہ میں سوشلزم کے متعلق اسلامی تعلیم سے متعلق بڑا [illegible] اور ہر حلقۂ احباب سے تشفی کی کوشش کی مگر مجھے اطمینان بخش جواب کہیں سے نہ ملا۔ بارگاہ خلافت مصلح موعود رضی اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ایک ہی صحبت میں شبہات کے بادل چھٹ گئے اور اطمینان اور سکون نصیب ہوا

———

سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام انی مهين من اراد اهانتك وانی معين من اراد اعانتك کے دو چشم دید نظاروں کا تذکرہ بھی فرمایا جو قارئین بدر کے لئے یقیناً ازدیاد ایمان کا باعث ہوگا۔ اور ہماری اس اُبھرتی ہوئی نئی پود کے لئے مشعل راہ بھی جو بعض اوقات کسی دنیوی عہدہ کے ملنے کے بعد احمدیت کے ذکر سے گھبراتے ہیں مبادا اُن کی عزت میں فرق آجائے۔

کشمیر میں مولانا آزاد کی زندگی اور کارناموں پر کشمیر گورنمنٹ کی طرف سے سیمینار مقرر ہوا۔ جس میں پٹنہ یونیورسٹی کی طرف سے محترم سید اختر صاحب کو نمائندگی کا موقعہ ملا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے مولانا آزاد کے علم تفسیر القرآن کے متعلق یہ نظریہ پیش کیا کہ مولانا کی تفسیر میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی پیش کردہ تفسیر کا رنگ غالب ہے اور مولانا نے اکثر دقائق مسئلے حضرت مرزا صاحب کی کتب کی روشنی میں حل کئے ہیں۔ میری تقریر کے بعد ایک کشمیری پروفیسر صاحب نے اُٹھ کر میری تقریر کے اس حصہ پر اعتراض کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں سخت گستاخی شروع کر دی۔ اور اتنا آپے سے باہر ہوا کہ غصہ کی وجہ سے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو اپنے مسیح موعود علیہ السلام کی اتنی غیرت ہے کہ چاروں طرف سے اس کے رویہ پر نہ صرف نفرت کا اظہار کیا گیا۔ بلکہ صدر جلسہ تک نے پروفیسر مذکور کی اس حرکت کو سخت گھٹیا قرار دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پروفیسر مذکور کو مجلس سے اُٹھ کر جانا پڑا۔ اس دوران میں خاکسار نے صدر جلسہ کی اجازت سے ان کے اعتراضات کی وضاحت کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ ایک علمی مجلس ہے۔ اگر کسی علمی تحقیق پر کسی کو اختلاف ہو تو وہ علمی رنگ میں اس کی تردید کر سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ جذبات پر آکر کسی کے پیشوا پر ذاتی حملہ کر کے ایک علمی مجلس میں بدمزگی پیدا کی جائے۔ مثلاً مولانا آزاد کی تفسیر میں یاجوج ماجوج کے متعلق جو نظریہ پیش کیا گیا ہے وہ سب سے پہلے حضرت مرزا صاحب کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔ اور حضرت مرزا صاحب سے قبل کسی تفسیر سے اس نظریہ کو ثابت کیا جائے تو میری دلیل خود بخود ہی ختم ہو جائے گی۔ بصورت دیگر یہ ماننا پڑے گا کہ مولانا نے ہر اہم مسئلہ کو حضرت مرزا صاحب کے کلام کی روشنی میں حل کیا ہے۔ میری اس وضاحت پر چاروں طرف سے داد ملتی رہی۔ مگر قدرت نے ابھی پروفیسر کی اس حرکت کو معاف نہیں کیا تھا دوسرے روز کشمیر کے تمام اخبارات میں پروفیسر صاحب کے خلاف آرٹیکل شائع ہوئے حتیٰ کہ گورنمنٹ تک نے پروفیسر صاحب سے جواب طلبی کی کہ اُس نے کیوں ایک علمی مجلس میں [illegible] کے جذبات کو کیوں ٹھیس پہنچائی۔ آخر تیسرے روز یہی پروفیسر صاحب میری قیامگاہ پر معافی چاہنے کے لئے حاضر ہوئے۔

دوسرا واقعہ سید صاحب نے پٹنہ کے ایک پروفیسر کا سنایا کہ اُس نے یونیورسٹی کے طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اس رنگ میں اکسایا کہ مرزا صاحب نعوذ باللہ انتہائی گندے قسم کے تھے۔ اُن کی ناک بہتی رہتی تھی اور منہ پر مکھیاں اُڑتی رہتی تھیں۔ جب مجھے علم ہوا۔ تو مجھے بہت دکھ ہوا۔ میں نے لڑکوں کو جواب دیا کہ دیکھ لینا اللہ تعالیٰ بہت جلد اسے پکڑے گا اور ایسی ہی سزا دے گا۔ چنانچہ تھوڑا عرصہ بعد اس پروفیسر کی ناک پر رسولی ہوئی جو بڑھتے بڑھتے ایسی شکل اختیار کر گئی جیسے کہ انگور کا خوشہ ہوتا ہے اور انتہائی مکروہ شکل اختیار کر گئی اور خوب موٹی ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں ہمیشہ اس کے منہ پر مکھیاں اُڑتی رہتی تھیں آخر میڈیکل رپورٹ پر صرف اس کی ناک کی خرابی کی وجہ سے ملازمت سے الگ کر دیا گیا۔

پٹنہ میں دوسرا احمدی خاندان محترم ملک محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ ڈائرکٹر ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔ محترم ملک صاحب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کئی سال تک قادیان میں رہے ہیں۔ اس صحبت کا اثر ہے کہ جب ہم اُن کی قیامگاہ پر حاضر ہوئے۔ تو ہمیں فرمانے لگے کہ میرے زیر تعمیر نئے مکان میں کھڑے ہو کر دعا ضرور کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فلسفۂ دعا کو ایسے رنگ میں پیش فرمایا ہے کہ ہر احمدی کا یہ ایمان ہے کہ دین و دنیا کی ہر خیر و برکت دعا کے ساتھ وابستہ ہے۔ دعا ہی انسان کو گناہوں سے نجات دلا سکتی ہے دعا ہی انسان کی بگڑی ہوئی تقدیر سنوار سکتی ہے۔ دعا ہی انسان کو زمین سے اُٹھا کر فلک پر پہنچا سکتی ہے۔

کتنا حسین نقشہ میرے آقا سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک ہی شعر میں دعا کے فلسفہ کا کھینچا ہے۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

مورخہ ۹ کی شام کو سید صاحب کی طرف سے عصرانہ کا انتظام کیا گیا۔ اور

(باقی صفحہ ۸ پر)

جماعت احمدیہ یادگیر کا چھیاسٹھواں سالانہ جلسہ

دو روزہ جلسے اور علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

(مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ حیدرآباد دکن وغیرہ)

جماعت احمدیہ یادگیر کے ۶۶ویں سالانہ جلسے کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۵ر مارچ ۱۹۶۹ء بروز جمعۃ المبارک ۸ بجے شب منعقد ہوا۔ اس کے لئے یادگیر کے بازار کے عین وسط میں ایک وسیع جگہ موسومہ گاندھی پارک تجویز کی گئی۔ جلسہ گاہ کو خوب سجایا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کے گیٹ میں ایک بہت بڑا نقشہ لٹکایا گیا۔ جس میں اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام کے چلنے والے تبلیغی کاموں کا ذکر تھا۔

پورے شہر میں بڑے بڑے پوسٹرز اشتہارات وغیرہ کے علاوہ جیپ کار پر لاؤڈ سپیکر نصب کر کے اس جلسہ کی خوب منادی کی گئی تھی جس کی وجہ سے جلسہ گاہ سامعین سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔

جلسہ زیر صدارت شری مان قبیا صاحب کونیجہ نائب صدر میسور سٹیٹ کانگریس کمیٹی منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن مجید اور عبدالرشید صاحب گلبرگی کی نظم کے بعد مکرم محمد نعمت اللہ صاحب غوری سیکرٹری تبلیغ نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا جارہا ہے جس کی غرض یہ ہے کہ مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان جو بُعد اور خلیج حائل ہے اسے دور کر دیا جائے اور آپس میں محبت رواداری اور اتحاد و اتفاق پیدا کیا جائے۔ اور اس طرح تمام غلط فہمیاں اور بغض و کینہ اور منافرت ہمیشہ کے لئے ختم ہو۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تعلیمات پیش فرمائیں۔ افتتاحی تقریر کے بعد سیدی حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی سیرت حضرت خاتم النبیین صلعم پر ہوئی۔ جس میں آپ نے حضور کے مقدس اسوہ اور تعلیمات پر روشنی ڈالی جو دیگر ادیان کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہے آپ نے اپنی عالمانہ تقریر میں اسلام کے پیش فرمودہ رب العالمین رحمۃ للعالمین دنیکی قدیم ہاد وغیرہ تصورات کو نہایت عمدہ پیرایہ میں بیان فرمایا۔

دوسری تقریر یادگیر کے ایک مشہور ایڈووکیٹ شری جیا چاریہ صاحب بی اے ایل ایل بی کی ہوئی۔ آپ نے مختلف مذاہب کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پیشوایان مذاہب کی تعلیمات کو فروغ دینے کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کو سراہا اور فرمایا کہ انسانی مسائل کو سلجھانے کے لئے جماعت احمدیہ سال میں ایک دفعہ اس طرح کا سنہرا موقعہ بہم پہنچاتی ہے اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کو ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑا کر کے قومی یکجہتی کا جو عملی نمونہ پیش کر رہی ہے اس فضاء میں اس قسم کے جلسے نہایت ضروری اور کارآمد ہیں۔

دوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی زیر عنوان سیرت مسیح موعود علیہ السلام ہوئی۔ آپ نے قرآن کریم۔ احادیث سابقہ ہندو کتب کی پیشگوئیوں کی روشنی میں موجودہ زمانہ کے حالات پر تبصرہ فرمایا۔ خصوصاً مسلمانوں کی زبوں حالی کا نقشہ کھینچتے ہوئے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بشارت بیان کی کہ کیف تھلک اُمّۃ انا فی اوّلھا والمھدی فی اٰخرھا
اس کے بعد فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد آپ کی علامات بیان کیں۔ اس سلسلہ میں خصوصیت سے حدیث اور سابقہ کتب کی روشنی میں خسوف و کسوف کا ذکر کیا۔ اسی طرح آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے پورا ہونے کا تفصیل بیان کیا۔

ان ہر دو تقاریر کے بعد مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری نے خوش الحانی سے ایک نظم سنائی۔

اس کے بعد ایک عیسائی مشنری این ای ڈیویڈ ریورنڈ نے کنڑی زبان میں تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ خدا نے سب سے پہلے آدم اور حوا کو اپنی شکل میں پیدا کیا لیکن آدم سے ایک گناہ سرزد ہوا۔ اس گناہ کے افتتاح کے نتیجہ میں تمام مخلوق گنہگار پیدا ہونے لگی۔ اس گناہ کے سیلاب کو روکنے کے لئے کئی انبیاء دنیا میں آتے رہے۔ لیکن یہ سیلاب نہ رکا تب خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو کفارے کے طور پر صلیب پر چڑھایا اور اس کو مروایا۔ تاکہ اس سیلاب گناہ کو اپنے اوپر لے لیں اور اس طرح بنی نوع انسان جو کہ پیدائشی گنہگار ہیں کے کفارے کے طور پر خود مقتول ہو گئے۔ تاکہ یہ گناہ کا سیلاب دنیا سے ہمیشہ کے لئے خشک ہو جائے۔

اس وعظ کفارے کے بعد پادری صاحب نے تمام سامعین کو تلقین کی کہ اپنی شکل خدا نما بنائیں۔ اور گناہ سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔

اس کے بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے اسلام اور قومی یکجہتی کے نام پر تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نے بنی نوع انسان کو رہن سہن اور زندگی گذارنے کے بہترین ذرائع بیان فرمائے۔ حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے جب مدینہ میں تشریف لائے تو وہاں آپ نے مختلف قبائل کو دیکھا تو آپ نے محسوس فرمایا کہ ان تمام اقوام کے ساتھ اتحاد و اتفاق اور صلح و آشتی کے ساتھ زندگی گذارنے کے لئے مساوات و برابری کے ساتھ شہریت کے تمام حقوق دینے کے لئے ایک دستور العمل تدوین کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے قرآنی ارشادات کی روشنی میں ایک ایسا دستور العمل بنایا جو قیامت تک کے لئے اقوام کے مابین اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس دستور العمل کو مسلمان ہمیشہ اپنائے رہے۔ بھارت کی موجودہ فضا آج اس بات کا تقاضہ کر رہی ہے کہ یہاں یکجہتی کی لہر دوڑا دی جائے۔

جماعت احمدیہ اس لئے کھڑی ہوئی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے روحانی رہنماؤں نے جن میں بھارت کے قدیم روحانی رہنما مہاتما بدھ۔ شری رامچندر جی مہاراج۔ شری کرشن جی مہاراج وغیرہ بھی شامل ہیں قومی یکجہتی کی جو تنظیم اور سنہری تعلیم اہل مذاہب کو دی ہے اسے دنیا میں دوبارہ قائم کیا جائے تاکہ ہماری فضا خوشگوار ہو۔

اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کو آپ نے تفصیل سے بیان فرمایا۔

اس تقریر کے بعد مکرم صاحب صدر نے جو میسور پردیش کانگریس کمیٹی کے نائب صدر ہیں۔ صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ یادگیر شکریہ کی مستحق ہے کہ اس نے ایک ایسا خوشگوار مقصد ہمارے لئے پیدا کیا۔ کہ مختلف مذاہب کے علماء ایک ہی سٹیج پر آکر اپنے اپنے مذاہب کے صحیح اصول اور تعلیمات عوام کے سامنے پیش کریں در حقیقت کوئی مذہب بھی انسان کو انسانیت سے ہٹ جانے کا سبق نہیں دیتا لیکن بعض لوگ صرف اپنی مطلب براری کی خاطر مذہب کے نام پر خونریزی کرنے اور معاشرے میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آپ نے بتایا کہ کوئی قوم ایک دوسرے کو شک و شبہ والی نظروں سے نہ دیکھے بلکہ آپس میں خلوص اور اعتماد والی زندگی گذارنے کی کوشش کرے۔ آج کے ماحول میں جماعت احمدیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اور جماعتوں کو بھی ایک پُر امن فضا اور ماحول پیدا کرنے کے لئے آگے بڑھنا چاہیئے تاکہ پورے بھارت میں قومی یکجہتی کی لہر دوڑ جائے آپ نے اپنی تقریر کے اختتام میں دیگر مذاہب کی کتابوں کا مطالعہ کرنے اور غیر مذاہب کے قریب ہونے کی تلقین فرمائی۔

دوسرا اجلاس

مورخہ ۲۶ر مارچ بروز ہفتہ ۹ بجے شب زیر صدارت مکرم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب صدر جنوبی ہند تبلیغی کمیٹی منعقد ہوا۔ مکرم محمد نعمت اللہ صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد رحمت اللہ صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی نفیس احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے صداقت کے بعض دلائل بیان فرمائے۔ جس میں خاص طور پر دعویٰ سے قبل آپ کی پاکیزہ زندگی کو پیش فرمایا۔

اس کے بعد عزیزہ سہیلہ بنت مکرم محمد نعمت اللہ صاحب غوری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم نہایت پیارے انداز میں پڑھ کر سنائی۔

اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی زیر عنوان خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی شان ہوئی۔ آپ نے اپنے اچھوتے انداز میں تقریر شروع کرتے ہوئے سب سے پہلے اس الزام کا جواب دیا کہ گویا جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتی آپ نے حقیقت ختم نبوت نہایت مؤثر طور پر بیان کرتے ہوئے ثابت فرمایا کہ

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی انبیاء آسکتے ہیں۔ لیکن کوئی نئی شریعت اور نیا مذہب لے کر تا قیامت کوئی نہیں آسکتا۔

آپ نے قرآن و احادیث اور سلف صالحین کے اقوال کی روشنی میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان خاتم النبیین کی حقیقت بیان فرمائی۔

ان کے بعد مکرم مولوی کلیم اللہ صاحب فاضل نے اسلام اور امن عالم کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ اس وقت ساری دنیا پر جنگ و جدال اور بدامنی کا مہیب بادل چھایا ہوا ہے اور ایسے ایسے ایجادات رونما ہو رہے ہیں جن سے ساری انسانیت تباہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔

آپ نے قیام امن عالم کے لئے رسول کریم صلعم کے ارشادات کا تفصیلی رنگ میں ذکر فرمایا۔ اسی سلسلہ میں آپ نے فتنہ دجال و یاجوج ماجوج اور ان کی ناکامی وغیرہ کا تفصیل سے ذکر فرمایا آپ نے نہایت روشن دلائل سے ثابت کیا کہ ان تمام مسائل کا حل آج اسلام ہی میں موجود ہے۔

اس کے بعد عبدالرشید صاحب گلبرگوی نے ایک نظم سنائی۔

تیسری تقریر خاکسار کی بعنوان صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوئی۔ خاکسار نے موجودہ زمانہ کے بین الاقوامی ملکی قومی، سماجی اور انفرادی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان مسائل کے سلجھانے کے لئے جو ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں وہ بجائے خود مختلف قسم کے مسائل پیدا کرتے ہیں۔ خاکسار نے بتایا کہ ایسے مسائل کو سلجھانے کے لئے سب سے پہلے انسان کے خیالات اور اس کے عقائد میں ایک خوشگوار تبدیلی پیدا ہو۔ اور یہ تبدیلی ایک مامور من اللہ کے ذریعہ ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے ساتھ خدا تعالےٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور آپ کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے وغیرہ امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے عقائد بیان فرمائے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم و عدل بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ کے آنے کے بعد مختلف عقائد میں جو درستی اور اصلاح ہوئی۔ اس کی تفصیل بیان فرمائی۔

آخر میں محترم صاحب صدر نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر اور احمدیت کی تعلیمات سے ناواقفیت کی بناء پر جماعت کو مورد الزام بنایا جاتا ہے۔ آپ نے سامعین سے درخواست کی کہ وہ جماعت کے قریب آئیں اور اس کا گہرے رنگ میں اور محققانہ طور پر مطالعہ کریں اس کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارے میں نہایت عمدہ انداز میں روشنی ڈالی۔ صدارتی تقریر کے بعد مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ نے شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ عظیم الشان جلسہ نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

کل کی طرح آج بھی جلسہ گاہ اور اس کے باہر کا حصہ سامعین سے پُر تھا۔ اور آخر وقت تک ہماری تقریریں غور سے سنتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری تقاریر کا اچھا اثر سامعین کے قلوب میں پیدا فرمائے۔ اور سعید روحوں کو قبول حقیقت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہمارا تبلیغی وفد اوڈگیر کے دورے سے فارغ ہو کر مورخہ ۱۲ مارچ بعد دوپہر یادگیر پہنچا تھا۔

قطعات بہ تقریب یوم مسیح موعود علیہ السلام

از حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

جب محمدؐ مصطفیٰؐ کے باغ میں　　احمدیت کا گُلِ رعنا کھلا
بلبلِ عرفاں ہُوا نغمہ سرا　　مژدہ دیدِ یار کا ہم کو ملا

(۲)

بیعتِ اُولیٰ کی منظوری ہوئی　　پیش گوئی شان سے پوری ہوئی
قُربِ حق کی راہیں یکسر کھل گئیں　　دور اس کے فضل سے دُوری ہوئی

(۳)

سخت طوفانوں میں کشتی مل گئی　　زندگی اکمل بہشتی مل گئی
فیض ساقی سے پیئے جاموں پہ جام　　یوں ہمیں نیکو سرشتی مل گئی

(۴)

ایک سے لاکھوں ہوئے بڑھتے گئے　　اوپر اوپر شوق سے بڑھتے گئے
عرش کے نیچے ہوئے ہیں سجدہ ریز　　ہم نشاناتِ خدا پڑھتے گئے

(۵)

دعوت و تبلیغ پہنچی چار سُو　　مشرق و مغرب کو لائے زیر و زبر
ہر طرف اسلام کے جھنڈے گڑے　　کفر پر غالب رہا اللہ ھُو

(۶)

نامِ اسلام کو منصور کر　　یہ دعا یارب مری منظور کر
احمدیت کو ملے ہر جا فروغ　　ذرے ذرے کو مثالِ طُور کر

رپورٹ دورہ شمالی ہند بقیہ صفحہ ۱

مقصد وہی جو ہمارا حمدی کا ایسے موقع پر ہوتا ہے کہ اپنے دوستوں کو احمدیت کے نور سے متعارف کرایا جائے چنانچہ اس مختصر تقریب میں یونیورسٹی کے پروفیسر اور سرکاری افسران نے شمولیت فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت پر تقریباً ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے خادموں سے سلوک اور ان سے محبت کے واقعات پیش کرتے ہوئے حاضرین کو اس اُسوہ حسنہ کو اپنانے کی نصیحت فرمائی۔ اور بڑی تحدی سے فرمایا کہ دُنیا اب مجبور ہو جائے گی کہ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنائے۔ آخر میں آپ نے بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی بعثت کی غرض پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اسلام اور بانی اسلام کی تعلیم کی اشاعت اور دین کے قیام کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور اب ہمارا ایمان ہے کہ یہ دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک ایک روز پھر دنیا یہ نظارہ نہ دیکھ لے کہ ایک ہی مذہب یعنی اسلام ہے جو عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور ایک ہی رسول یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی اتباع میں سعید روحیں سکون حاصل کرتی ہیں اور ایک ہی کتاب یعنی قرآن ہے جو دنیا کو لائحہ عمل عطا فرما سکتی ہے جس میں قوموں میں اتحاد پیدا ہو۔ غریبوں کو سوسائٹی میں سیاسی نہیں بلکہ حقیقی عزت حاصل ہو۔ اور دنیا کے ہر گوشہ سے جو امن کی آوازیں اُٹھ رہی ہیں مگر ہر آواز ایک نئے فساد کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ دُنیا کو اس وقت حقیقی امن نصیب ہوگا جب تک وہ قرآن کریم کے بتلائے ہوئے اصول نہیں اپنا تی

آپ نے فرمایا ہمارے خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالےٰ نے تمام دنیا کو یہ چیلنج دے رکھا تھا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے دنیا کا کوئی ایسا اعتراض نہیں جس کا جواب قرآن سے ہم نہ دے سکیں۔ آپ نے اپنی تقریر اس پیارے قول کے ساتھ ختم کی۔ کہ حضرت پنڈت ربا دیا اسلام دینا مر مجھے دسر لگا دربالحق ان حکما۔

منسوخی وصایا

مندرجہ ذیل وصایا بہت زیادہ بقایا یا عدم پیروی کی وجہ سے مجلس کارپرداز نے دیرینہ ریزولیوشن ۲۰۶ مورخہ ۱۴/۳/۶۶ منسوخ کردی ہیں۔ متعلقہ جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال مطلع رہیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

۱۔ مکرم محمد عثمان صاحب ولد محمد صاحب کھڈک اڑیسہ ۹۲۱۸

۲۔ محمد عبدالطیف صاحب ولد محمد عبدالکریم صاحب حیدرآباد وصیت ۹۶۳۱

۳۔ عائشہ سلطان صاحبہ سکندرآباد ۔ وصیت ۲۹۹۹

۴۔ عبدالغفور صاحب ولد شیر محمد صاحب قادیان وصیت ۱۰۲۵۰

۵۔ نظام الدین صاحب ولد شیخ قاسم داؤد صاحب بانڈہ وصیت ۱۳۰۱۵

۶۔ حکمت اللہ صاحب ولد عبداللہ صاحب قادیان وصیت ۱۲۱۵۲

۷۔ مصاحب خان صاحب ولد قیمت علی خاں صاحب زنگاؤں اڑیسہ وصیت ۱۲۱۶۷

۸۔ سید عبدالرحمٰن صاحب ولد راول صاحب ارکیسر ضلع رائچور دکن وصیت ۱۳۱۹۰

۹۔ محمد عبدالکریم صاحب نوسہ ولد محمد ابراہیم صاحب بلہ ورگ وصیت ۱۳۲۴۷

ایک غیر احمدی دوست کے

بعض سوالوں کے جوابات

(قسط ۳)

س۔ "علمائے دیوبند وہابی ...... گیارھویں کی نذر ونیاز میلاد شریف وصلوٰۃ وسلام وفاتحہ درود وکو محرم کے شربت کو حرام قرار دے دیا ہے۔ اور علمائے بریلوی خصوصاً اعلم البرکت جناب حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے نذر ونیاز فاتحہ و میلاد میں سلام و قیام و محرم شریف گیارھویں بارھویں شریف کے نذر و [illegible] مستحب فرمایا ہے۔ علمائے بریلوی [illegible] فرمایا ہے کہ حضرت [illegible] اللہ تعالیٰ عنہ ایک صحابی تھے ان کا یہ دستور تھا کہ مدینہ منورہ میں جب بھی کوئی تحفہ آتا تو وہ اُسے ادھار خرید لیتے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر کر کے عرض کرتے یا رسول اللہ میری طرف سے یہ ہدیہ ہے قبول فرمائیے۔ اور جب بیچنے والا ان سے قیمت طلب کرتا تو اُسے حضور علیہ السلام کے پاس لے آتے اور عرض کرتے حضور اسے قیمت دے دیجیے۔ حضور فرماتے وہ چیز تو تم نے مجھے ہدیۃً دی تھی۔ میں نے کب فرمایا تھا کہ میرے لئے خرید لاؤ۔ تو وہ عرض کرتے —
یا رسول اللہ لم یکن عندی ثمنہ واحببت ان تاکلہ فیضحک رسول اللہ صلے اللہ ویامر بصاحبہ بثمنہ (شرح الشفاء ص ۳۵) یا رسول اللہ خدا کی قسم میرے پاس پیسے نہ تھے اور مجھے یہ پسند تھا کہ آپ اسے کھائیں۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنستے اور حکم فرماتے اپنے مصاحب کو اس کی قیمت ادا کر دینے کا۔

اس حدیث پاک سے ظاہر ہے کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ اپنی طرف سے ایک ایسا نیا کام کرتے جس کا حکم بارگاہِ رسالت سے نہیں ملا تھا صرف اپنے دل سے جذبۂ محبت میں آ کر کرتے تھے۔ اور جب رسول پاک ارشاد فرماتے کہ ایسا کیوں کرتے ہو۔ تو جواب میں یہ فرماتے کہ حضور محبت کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں تو رسول پاک خوش ہو کر ہنس پڑتے۔ اور قیمت بھی خود ہی ادا فرما دیتے۔ پس معلوم ہوا کہ رسول پاک کی محبت میں نذر ونیاز و فاتحہ و میلاد شریف کا کرنا جس کی شرع میں مخالفت نہ ہو صرف اس لئے بدعت نہیں ہو جاتا کہ حضور نے اس کا حکم ارشاد نہیں فرمایا۔ بلکہ ہر نیا ایسا کام جو حضور کی محبت میں کیا جائے اگرچہ حضور نے اس کا حکم نہ بھی فرمایا ہو کرنا سنت صحابہ کرام ہے۔ اور رسول پاک کی خوشنودی کا باعث ہے۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ حضور نے جو کام خود کئے یا جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا۔ یا جو کسی کو کوئی کام کرتے ہوئے دیکھا اور منع نہ فرمایا سب ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ میں داخل ہے۔ اگر نذر و نیاز کے بارے میں میدان حشر میں ہم لوگوں سے دریافت کیا کہ تم لوگوں کو نذر و نیاز کرنے کو کب کہا تھا تو ہم عرض کریں گے یا رسول اللہ حضرت نعمان کو اُدھار لانے کو آپ نے کب فرمایا تھا تو حضور فرما دیں گے وہ تو میری محبت میں کرتے تھے تو ہم لوگ بھی عرض کریں گے یا رسول اللہ ہم لوگ بھی تو حضور ہی کی محبت میں نذر و نیاز کرتے ہیں گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ تو کیا میرے اس جواب پر رسول پاک تبسم نہ فرمائیں گے"
.... میرا خیال ہے کہ اس بارے میں بھی علمائے اہلسنت والجماعت یعنی علماء بریلوی کے خیال بہت عمدہ ہیں اب آپ لوگوں کا اس بارے میں کیا خیال ہے نذر و نیاز جائز ہے یا حرام"

ج۔ اس سوال کے تین اجزاء ہیں (۱) حدیث اور علم حدیث (۲) استدلال (۳) لفظ محبت کا استعمال۔

جزو اول کا جواب یہ ہے کہ حضرت نعمان نام کے دو صحابہ کرام ہیں جن سے احادیث مروی ہیں۔ ایک نعمان بن بشیر تھے جن کی عمر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت آٹھ سال اور سات ماہ تھی۔ اگر مذکورہ روایت کا انہی سے تعلق ہے تو ظاہر ہے کہ ایک بچہ سمجھ کر حضور نے نظر انداز فرما دیا ہوگا کیونکہ جذبہ نیک ہے اگرچہ اس کا اظہار نامناسب رنگ میں ہے لہٰذا اس حدیث سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ بچوں کی تربیت میں کلموا الناس علیٰ قدر عقولہم کے مطابق شفقت سے کام لینا چاہیئے اور جبکہ جذبہ نیک ہو تو اس کے اظہار میں اگر غلطی بھی ہو رہی ہو تو فوری طور پر اس کو ڈانٹ نہیں پلانا چاہیئے تاکہ بچے کے ذہن پر نفسیاتی دباؤ نہ پڑے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ اس عمر کا بچہ احکام شریعت کا مکلف بھی نہیں ہوتا۔ اور حضور کا تبسم فرمانا اور قیمت ادا فرما دینا عفو پر دلالت کرتا ہے نہ کہ اس فعل کے مستحسن ہونے پر۔ یہ اس صورت میں تشریح ہوگی جبکہ ہم حدیث کو بغیر کسی نقد و جرح کے قبول کر لیں۔

اگر یہ روایت حضرت نعمان بن عمرو کے متعلق ہے تو یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی قوم بھی اپنے بزرگوں کے ساتھ اس قسم کا مذاق برداشت نہیں کر سکتی چہ جائیکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارکہ میں کسی فرد سے ایسی حرکت سرزد ہو اور اسے مستحسن قرار دیا جائے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے عرش عظیم سے مجلس نبویؐ کے یہ آداب سکھلاتا ہے کہ:۔

یا ایہا الذین اٰمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم ۝ یا ایہا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ (الحجرات)

ترجمہ۔ اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کے سامنے بڑھ بڑھ کر باتیں نہ کیا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اللہ تعالیٰ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اے مومنو! نبی کی آواز سے اپنی آواز اونچی نہ کیا کرو اور نہ بلند آواز سے اس کے سامنے اس طرح بولا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے سامنے اونچا بولتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم جانتے بھی نہ ہو۔

جماعت احمدیہ حدیث کو قرآن اور سنت کا خادم یقین کرتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مذہب اسلم یہی ہے کہ نہ تو اس زمانہ کے اہل حدیث کی طرح حدیثوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھا جائے کہ قرآن پر وہ مقدم ہیں اور نیز اگر ان کے قصے صریح قرآن کے بیانات سے مخالف پڑیں تو ایسا نہ کریں کہ حدیثوں کے قصوں کو قرآن کریم پر ترجیح دی جائے اور قرآن کو چھوڑ دیا جائے اور نہ حدیثوں کو مولوی عبداللہ چکڑالوی کے عقیدہ کی طرح محض لغو اور باطل ٹھہرایا جائے بلکہ چاہیئے کہ قرآن و سنت کو حدیثوں پر قاضی سمجھا جائے اور جو حدیث قرآن و سنت کے مخالف نہ ہو اُس کو بسر و چشم قبول کیا جائے یہی صراط مستقیم ہے مبارک وہ جو اس کے پابند ہوتے ہیں"

(ریویو بر مباحثہ محمد حسین بٹالوی ص ۴)

اس تشریح کے مطابق زیر بحث حدیث جبکہ قرآن کریم سے ٹکرا رہی ہے تو ہم اسے قبول نہیں [illegible] حقیقت یہ ہے کہ [illegible] اسلام کے پیرو بھی مروجہ اصول حدیث پر غور کرنے کے بعد مندرجہ بالا اصل کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوں گے کیونکہ احادیث ایک عرصہ کے بعد ضبط تحریر میں آئیں اور محدثین نے راویوں پر جرح و تعدیل کی ہے۔ اور بحیثیت روایت اس کی متعدد اقسام بتائی ہیں۔ منقطع، مرسل، صحیح، حسن، غریب، ضعیف وغیرہ اور ایک انبار موضوعات کا بھی ہے پس احادیث علم ظنی کا فائدہ دیتی ہیں (سنت اس سے الگ ہے) علاوہ ازیں دو متضاد احادیث میں تطبیق اس طرح دی جاتی ہے کہ مقدم الوقوع حدیث کو موخر الوقوع کے ذریعہ سے منسوخ قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن قرآن کریم کی آیات ان سب باتوں سے مبرا ہیں۔ پس ہر اس قولی، فعلی اور تقریری حدیث کو قرآن کریم کی آیت "ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ" کے مطابق لے لیں گے۔ جو قرآن کریم کے مخالف نہ ہو اور ہر وہ حدیث جو قرآن کریم کے مخالف ہوگی اسے حسب منطوق آیت کریمہ فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یؤمنون رد کر دیں گے۔

اس موقعہ پر یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ لفظ "خذوا" میں احادیث کے جمع کرنے کا حکم ہے۔ چنانچہ بے نظیر طور پر احادیث جمع کر لی

گئی ہیں لیکن "یہودیوں" کے متعلق یہ اشارہ کیا گیا کہ ایمان اس بات پر قائم ہو کہ مخالفِ قرآن شریف حدیث کو رد کر دیا جائے گا۔

سوال کی دوسری چیز وہ استدلال ہے جو قرآن و حدیث کے الفاظ پیش کر کے کیا گیا ہے

صلوٰۃ (درود) وسلام، فاتحہ اور نذر کے الفاظ بلاشبہ قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں۔ مثلاً صلّوا علیہ وسلّموا تسلیماً کے الفاظ میں مومنوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجیں اور خود نماز میں یہ درود بھیجا جاتا ہے اسی طرح تذکرہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم بھی "صلّوا" میں شامل ہے اس لئے مولود کا لفظ بھی اس میں شامل ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ان باتوں کا کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔ البتہ غور طلب یہ امر ہے کہ دورِ حاضرہ میں بعض ایسی مشرکانہ بدعات رائج ہو گئی ہیں جو اگرچہ شرعی الفاظ پر مبنی ہیں لیکن ان کی عملی صورتوں کو سنت نبوی یا سنت خلفاء راشدین سے دور کا تعلق بھی نہیں ہے۔

مثلاً دیکھا گیا ہے کہ لوگ بزرگوں کے مقبروں پر نذر مانتے ہیں۔ سجدے کرتے ہیں اور چڑھاوے چڑھا کر نذر کو پوری کرتے ہیں یا بعض مخصوص دنوں میں قبرستانوں میں لوگ اپنے وفات یافتہ بزرگان کا فاتحہ پڑھواتے ہیں۔ اور فاتحہ پڑھنے والے ایک آنہ سے لے کر ایک سو روپے تک کا فاتحہ پڑھنے کا ادعا رکھتے ہیں۔ اور پہلے سے دریافت کر لیتے ہیں کہ کتنے کا فاتحہ پڑھا جائے یا کھانے کی چیزیں سامنے رکھ کر بھی فاتحہ پڑھتے ہیں یہ ایسی باتیں ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے تعامل سے کوئی ثبوت نہیں ملتا لہٰذا یہ بدعات ہیں یہود کا بھی یہ طریق تھا کہ وہ حق و باطل کو ایک دوسرے میں خلط ملط کر دیا کرتے تھے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

ولا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق و انتم تعلمون یعنی جانتے بوجھتے ہوئے حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور حق کو چھپاؤ۔

زیرِ بحث مراسم و بدعات میں بھی کچھ ایسا ہی دکھائی دیتا ہے الفاظ بلاشبہ شریعت اسلامیہ کے ہیں لیکن ان الفاظ پر عمل صورت ایسی قائم کی گئی ہے کہ اس کا ثبوت قطعاً سنت نبوی یا خلفاء راشدین کی سنت سے نہیں ملتا۔

یہ آیت کریمہ اگرچہ یہود نامسعود کے حق پر نازل ہوئی ہے لیکن چونکہ قرآن کریم قیامت تک کے لئے نازل ہوا ہے اس لئے جو قوم بھی اپنے عمل سے اس کی مصداق ثابت ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے بھی اس میں تنبیہ ہے نیز رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمت بھی یہود کی پیروی کرے گی۔ شبراً بشبرٍ و ذراعاً بذراعٍ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابل پر جب خوارج نے علم بغاوت بلند کیا تھا تو اس وقت انہوں نے بھی قرآن کریم کی آیت "ان الحکم الا للّٰہ" پیش کی تھی حضرت علیؓ نے اس کا یہ جواب دیا تھا کہ کلمۃ الحق ارید بہ الباطل یعنی یہ کلمہ حق ہے جس سے مراد باطل لیا جاتا ہے

بعض ایسی بدعات کا بھی سوال میں تذکرہ کیا گیا ہے جن کا قطعاً شریعت اسلامیہ میں نام تک بھی موجود نہیں ہے مثلاً گیارھویں بارھویں محرم کا شربت وغیرہ لہٰذا ان بدعات کے لئے الگ وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔

بدعات کے جواز میں سائل نے یہ بھی کہا ہے کہ:-

"جس کی شرع میں ممانعت نہ ہو"

اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان بدعات کا وجود ہی نہیں تھا تو ممانعت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ بعض بدعات میں الفاظ جبکہ شریعت اسلامیہ کے استعمال کئے جاتے ہیں۔ تو ان الفاظ کے استعمال کے ساتھ ساتھ سنت و تعامل سے کیوں روگردانی کی جاتی ہے۔ یہی امر ان بدعات کو غیر مشروع قرار دے دیتا ہے۔ کیونکہ شریعت میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا قول و عمل اور رضا مندی بھی شامل ہے اور سنت خلفاء راشدین بھی۔ اگر وہ کسی لفظ شریعت سے لیا گیا ہو لیکن تعامل نبوی کے خلاف ہو شریعت کے مخالف ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں قطعی نص آیت کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم دین مکمل ہو چکا ہے اب اس میں کسی قسم کی کمی بیشی کی اجازت نہیں ہو سکتی۔

تیسری ... لفظ "محبت" ہے جس کی بنیاد پر استدلال کیا گیا ہے یہ استدلال اس قدر مضحکہ خیز ہے کہ کچھ زیادہ لکھنے کی اس پر ضرورت نہیں ہے کیونکہ اول یہ کوئی حدیث نہیں۔ صرف سائل کا خیال ہے کہ جب ہم روزِ محشر میں محبت کا لفظ استعمال کر کے ایجاد بدعات کا جواز پیش کریں گے تو حضور تبسم فرما دیں گے۔ دوم دنیوی امور میں بھی کوئی شخص حکومت کی نافرمانی کرنے کے بعد سزا سے یہ توجیہ پر لفظ "محبت" استعمال کر کے بری نہیں ہو سکتا۔ ورنہ ایک چور یہ کہہ سکتا ہے کہ فلاں آدمی کے ہاں چوری میں نے حکومت کی "محبت" میں کی تھی کیونکہ یہ شخص گورنمنٹ کا ٹیکس ادا کرنے میں دیانت سے کام نہیں لیتا تھا۔

سوال میں "نیا کام" اور "پرانا کام" کے الفاظ کے سیاق و سباق میں بھی گیارھویں بارھویں وغیرہا کے جواز ... میں جو لکھا گیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ حدیث کی ایک یہ بھی قسم ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی صحابی نے کوئی کام کیا اور حضور نے دیکھتے ہوئے اس کو منع نہ فرمایا۔ ایسی حدیث تقریری کہلاتی ہیں۔ لیکن سائل اپنی پیش کردہ بدعات کی تائید میں کوئی حدیث تقریری بھی پیش نہیں کر سکا۔ بلکہ سائل کا یہ اپنا ہی خیال ہے کہ جب ہم ان بدعات کے ساتھ "محبت" کا لفظ استعمال کریں گے تو روزِ محشر میں حضور تبسم فرما دیں گے۔ لہٰذا اسے حدیث تقریری بھی نہیں کہہ سکتے۔

ذاتی واقعہ سابقہ مضمون کی وضاحت کی غرض سے خاکسار اپنا ایک ذاتی واقعہ بھی پیش کر دیتا ہے۔ چند سال ہوئے خاکسار اور چند احمدی احباب دہلی کے مشہور مقامات اور خانقاہوں کی زیارت کرتے ہوئے جب حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچے تو ہم لوگ حسب معمول سورہ فاتحہ اور دعا میں مشغول ہو گئے۔ چند منٹ میں دو آدمیوں نے یکے بعد دیگرے ہمارے سامنے مزار کو سجدہ کیا اور اپنی نذریں پیش کیں۔ ایک مولوی صاحب مزار کے ایک کونے پر تشریف فرما تھے جو اس ڈیوٹی پر متعین تھے .... کہ ایک ایک آدمی کو سجدہ کروائیں اور سجادین اپنی نذریں ان کی خدمت میں پیش کریں ایک صاحب نے جب مزار پر سجدہ کرنے کے بعد مولوی صاحب کی خدمت میں اپنی نذر پیش کی تو مولوی صاحب نے یہ کہہ کر واپس کر دی کہ پیارے آپ نے اولد دیکھئے اس پر ساجد الفقیر بگڑ گئے اور کہا آپ ہر روز نیا قانون بناتے ہیں اور اسی غصہ میں اپنی نذر ایک مقفل صندوقچی میں ڈال کر (جو غالباً اسی غرض سے لئے پاس ہی رکھی تھی) بڑبڑاتے ہوئے چلے گئے۔

یہ میرا چشم دید واقعہ ہے اب یہ بات ظاہر ہے کہ قرآن و حدیث میں "نذر" کا لفظ ضرور استعمال ہوا ہے۔ لیکن اس لفظ کو اس قسم کی نذر سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ باقی بدعات کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیئے۔

اس سوال کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو فتووں پر ختم کیا جاتا ہے۔

۱- حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کسی شخص نے سوال کیا کہ ختم کی روٹیاں وغیرہ جو کھانی چاہئیں کہ نہ؟ فرمایا۔ "ختم کا دستور بدعت ہے ترکیب نہیں ہے اس لئے کھانی جائز ہیں۔ لیکن ختم دینا دلوانا ناجائز ہے۔ اور اگر کسی پیر کو حاضر ناظر جان کر اس کا کھانا دیا جاتا ہے وہ ناجائز ہے۔"

(بدر ۱۶ر مارچ سنہ ۱۹۰۴ء)

فرمایا:-

۲- مولود کی محفلیں کرنے والوں میں آجکل دیکھا جاتا ہے کہ بہت سی بدعات مل گئی ہیں۔ جس نے ایک جائز اور ایک موجب رحمت فعل کو خراب کر دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ موجب رحمت ہے مگر غیر مشروع امور و بدعات منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ ہم خود اس امر کے مجاز نہیں ہیں کہ آپ کسی نئی شریعت کی بنیاد رکھیں۔ اور آجکل یہی ہو رہا ہے کہ ہر شخص اپنے خیالات کے موافق شریعت کو بنانا چاہتا ہے۔ گویا خود شریعت بناتا ہے۔

اس مسئلہ میں بھی افراط و تفریط سے کام لیا گیا ہے۔ بعض لوگ اپنی جہالت سے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہی حرام ہے۔ یہ ان کی حماقت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ کو حرام کہنا بڑی بے باکی ہے جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع خدا تعالیٰ کا محبوب بنانے کا ذریعہ اور اصل باعث ہے اور اتباع کا جوش تذکرہ سے پیدا ہوتا ہے اور اس کی تحریک ہوتی ہے۔ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے اس کا تذکرہ کرتا ہے۔

(بدر ۱۶ر مارچ سنہ ۱۹۰۴ء)

(باقی آئندہ)

چندہ تحریک جدید ۶۶-۶۵ ۳۱ تک سو فیصدی ادائیگی کرنیوالے مخلص احباب کی فہرست

جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال ۶۶-۶۵ کے لئے جماعتہائے احمدیہ بھارت کے جن مخلصین احباب نے ۳۱/۳/۶۶ تک اپنے وعدے سو فیصدی ادا فرما دیئے ہیں اُن کی فہرست تحریک کی غرض سے شائع کی جا رہی ہے۔ ان مخلصین نے اپنی ضروریات پر دین کی ضروریات کو مقدم کرتے ہوئے "اشاعتِ اسلام" کے لئے جو قربانی کی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُسے قبولیت کا شرف بخشے اور اُنہیں بہترین اجر عطا فرمائے۔ احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی جائے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

مکرم محمد ابراہیم صاحب غالب قادیان ۵/۴۷
" بابا محمد دین صاحب درویش " ۹/-
" مولوی محمد عبد البشیر صاحب " ۵/۹۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " ۵/۶۰
مکرم مولوی عبد القادر صاحب دانش " ۴/۵۰
" محمد یعقوب از بشیر احمد صاحب " ۱۰/۱۲
" مولوی عبد الحمید صاحب آرٹسٹ " ۱۰/-
" مستری محمد حسین صاحب " ۳۰/۴۵
مکرمہ اہلیہ مولوی سراج الحق صاحب " ۸/۲۵
مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب " ۴۰/-
" مولوی حکیم محمد دین صاحب " ۲۴/۱۰
مکرمہ اہلیہ شیخ عبد الحمید صاحب عاجز " ۱۲/۵۰
مکرم مولوی سراج الحق صاحب " ۸/۵۰
مکرمہ اہلیہ مستری محمد دین صاحب " ۱۰/۰۵
مکرم حمید الدین صاحب " " ۱۰/۰۵
بچگان " " ۲/-
مکرم مرزا محمود احمد صاحب " ۱۳/-
" چوہدری سعید احمد صاحب " ۱۳/-
" حاجی خدا بخش صاحب " ۲۹/۶۰
مکرمہ اہلیہ چوہدری محمد احمد خان صاحب " ۱۰/۲۵
مکرم سید عبد المعبود صاحب " ۷/-
" مولوی برکت علی صاحب انچارج " ۱۶/-
مکرمہ اہلیہ چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ " ۹/۹۰
مکرم چوہدری عمر الدین صاحب " ۷/۵۷
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " ۵/۸۰
مکرم چوہدری محمد جعفر صاحب " ۶/۲۵
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " ۵/۲۵
مکرم محمد رمضان صاحب درویش " ۲۶/۶۰
" غلام حسین صاحب " " ۱۰/۰۶
" خواجہ عبد الستار صاحب " ۹/۸۱
" ڈاکٹر غلام ربانی صاحب " ۱۷/۵۰
مکرمہ اہلیہ چوہدری فیض احمد صاحب " ۱۰/۵۰
" راشدہ زرینہ و صادقہ زرینت " ۱۰/۵۰
" اہلیہ چوہدری عبد القدیر صاحب " ۱۰/-
مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں " ۹/۵۵
" مولوی محمد صادق صاحب ثاقب " ۱۰/۰۲
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " ۶/۰۶
مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب " ۵/۵۰
" مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی " ۵/۲۵
" مولوی بشیر احمد صاحب خادم " ۸/۴۷
" مولوی فیض احمد صاحب " ۲۳/۵۰
" مولوی عبد الحق صاحب فضل منجانب حضرت مسیح موعود ۶/-

مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر قادیان ۱۰/۲۵
مکرمہ اہلیہ حکیم محمد دین صاحب " ۱۴/۱۱
مکرم احمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر " ۱۲/۷۰
" مولوی محمد کریم الدین صاحب " ۱۵/۵۰
" والد صاحب " " ۱۰/۲۵
مکرمہ والدہ صاحبہ " " ۱۰/۲۵
مکرم حافظ اللہ دین صاحب " ۵/۴۰
مکرمہ اہلیہ مرزا بشیر احمد صاحب " ۵/-
مکرم والد صاحب گیانی بشیر احمد صاحب ناصر " ۱۰/-
" مولوی عطاء اللہ خان صاحب " ۱۶/۲۵
مکرمہ والدہ صاحبہ " " ۵/۲۵
" اہلیہ صاحبہ چوہدری بدر الدین صاحب عامل " ۱۰/۲۵
مکرم والد صاحب مولوی عبد اللہ صاحب " ۵/۴۵
مکرمہ اہلیہ قریشی محمد شفیع صاحب عابد " ۱۰/۵۰
مکرم محمد شفیع صاحب دوکاندار " ۱۰/۲۵
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " ۵/۲۵
" اہلیہ مستری محمد حسین صاحب " ۷/۶۰
مکرم خواجہ دین محمد صاحب " ۹/۱۲
مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ بنت ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب " ۱۰/-
مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیروی " ۶/-
مکرمہ تنویرہ بیگم صاحبہ سندھی " ۱۰/۲۵
مکرم چوہدری منور علی صاحب " ۱۱/-
مکرمہ اہلیہ بہادر خان صاحب ۱۰/۰۵
مکرم سید عبد الجلیل صاحب شیموگہ ۲۵/-
" سید محمد جعفر صادق صاحب " ۱۵/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " ۱۰/-
مکرم عبد الرؤف صاحب " ۱۰/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " ۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ سید بدر صاحب " ۱۵/۵۰
مکرم عبد الغفار صاحب " ۱۵/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " ۱۰/-
مکرم محمد حسین صاحب کیرنگ ۱۱/۵۰
" حبیب اللہ خان صاحب کانپور ۹/۸۰
" اسرار محمد صاحب رانچی ۵۰/-
" انوار محمد صاحب " ۵۰/-
" کے پی محمد صاحب کوڈی کتیور ۱۰/-
" نعیم احمد صاحب سہگل کلکتہ ۵۸/-
مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ " ۳۶/-
" ناصرہ بیگم صاحبہ " ۳۲/-
" ساجدہ بیگم صاحبہ " ۳۲/-
" صفیہ بیگم صاحبہ " ۳۲/-

مکرمہ مبشرہ بیگم صاحبہ کلکتہ ۳۲/-
مکرم لقمان جہانگیر صاحب " ۳۲/-
" محمد شفیق صاحب " ۳۲/-
مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ " ۵۸/-
" زبیدہ بیگم صاحبہ " ۳۲/-
" ذرینہ بیگم صاحبہ " ۳۲/-
مکرم محمد نور السلام صاحب " ۴۰/-
" محمد ادریس خان صاحب " ۵۰۰/-
" میاں عبد الحمید خان صاحب " ۱۱/-
مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ " ۱۰۰/-
مکرم سید شمس الدین صاحب " ۱۰/-
" بشیر احمد صاحب مالاباری " ۱۱/-
" میاں محمد عمر صاحب سہگل " ۸۰۰/-
" میاں محمد بشیر صاحب " ۹۰۰/-
" میاں بخش الٰہی صاحب " ۵۲/-
" ظفر احمد صاحب بانی " ۱۵/-
مکرمہ نرگس بیگم صاحبہ " ۳۲/-
" فرحت بیگم صاحبہ " ۳۲/-
" ریحانہ بیگم صاحبہ " ۳۲/-
" عبیدہ بیگم صاحبہ " ۳۲/-
مکرم محمود احمد صاحب سلیم " ۵۷/-
مکرمہ اہلیہ محمد عمر صاحب سہگل " ۳۲/-
مکرم میاں محمد حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ " ۱۰۵۰/-
" سید یعقوب الرحمٰن صاحب سونگھڑہ ۴۸۰/-
" سید بشیر الدین صاحب محلہ نوا حقین " ۲۳/-
" یوسف احمد صاحب الہ دین سکندرآباد ۱۸/-
" سید حسن صاحب کاچی گوڑہ " ۱۸/-
" قاضی ظہور الدین صاحب علی پور کھیڑہ ۹/۵۰
" ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب مظفرپور ۵۰/-
" ڈاکٹر محمد حسین صاحب بنگلور ۱۰/-
" ایم کنہا مولی صاحب ٹیلچری ۱۰/۳۲
" سید سعید احمد صاحب مونگھیر ۱۰/-
" سید منور احمد صاحب کاماکوڑی ۱۵/-
" ماسٹر نظام الدین صاحب رانچی ۸/۵۰
" مظہر احمد صاحب پالی " ۲۵/-
" سید محمد سرور صاحب نیو کیپیل ۱۱/-
" سید بشیر احمد صاحب " ۹/-
مکرمہ مریم بی بی صاحبہ کیرنگ ۱۰/-
" اہلیہ مکرم محمد صاحب " ۱۰/-
مکرم سید فیروز الدین صاحب بیرہ پورہ ۲۰/-
" وی کے محی الدین صاحب بمبئی ۲/-

مکرم عبد الرزاق صاحب بمبئی ۲/-
" محمد سلیمان صاحب " ۴/-
" اے ستار محمد صاحب پینگاڈی ۱۲/۷۵
" کے ایم محی الدین کویا صاحب " ۲۹/۵۰
" کے پی ابوبکر صاحب " ۲/۲۵
" کے وی عمر کویا صاحب " ۱۰/-
" پی عبد الرحمٰن صاحب " ۱۲/-
" کے کویا کٹی صاحب " ۱۰/-
" سی پی کنٹی کویا صاحب " ۱۰/-
" ایم کے حسن کویا صاحب " ۱۶/۵۰
" کے احمد کنٹی صاحب " ۲/۲۵
" ایم محمود صاحب " ۱۴/۷۵
مکرمہ ایم آمنہ بی بی صاحبہ " ۱۱/۱۰
مکرم پی پی حمزہ صاحب " ۱۰/-
" ایم کے محی الدین صاحب " ۱۰/-
مکرم مولوی یوسف صاحب " ۵/-
مکرمہ ایم حبیبہ صاحبہ " ۱۰/-
" اے پی اٹوٹی صاحب " ۱۲/-
" حسن علی محمد کویا صاحب " ۲۱/۵۰
" کے عبد الرزاق صاحب " ۱۰/-
" سیٹھ نثار احمد صاحب یادگیر ۱۳/-
" مجید احمد صاحب غوری " ۵/۵۰
" عبد الستار صاحب گلبرگہ " ۵/-
مکرمہ اہلیہ بشیر الدین صاحب " ۶/-
مکرم محمد یعقوب صاحب " ۱۵/-
" محمد علی صاحب چنے کھار " ۳۴/-
" عبد البصیر صاحب " ۶/-
" وکیع احمد صاحب غوری " ۷/-
" رحمت اللہ خان صاحب دہلی ۱۰۰/-
" چوہدری غلام احمد صاحب کالا بن کوٹلی (پونچھ) ۵/-
" چوہدری غلام محمد صاحب " ۵/-

(باقی آئندہ)

درخواستِ دعا

خاکسار اس ماہ ہومیوپیتھک ڈاکٹری کے دوسرے سال کا فرسٹ (امتحان) اور ماہ جون میں فائینل امتحان پٹنہ میں دینے والا ہے۔ احباب جماعت و درویشانِ عظام، بزرگانِ کرام و نیز خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ خاکسار کی نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

خاکسار سید حمید الدین احمد
سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ جمشید پور

سید شجاعت علی صاحب نے بہار کے درویش عطیہ ۲ روپے بچی کے پاس ہونے کی خوشی میں بھیجے دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ بچی کو مزید دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے (منیجر بدر)

ماہِ اپریل کا آخری عشرہ

عہدیداران مال فوری توجہ فرماویں

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے جس میں اب صرف ۱۰ دن باقی رہ گئے ہیں۔

جماعتوں کے بجٹ لازمی چندہ جات اور اس کے مقابل پر جماعتوں کی طرف سے گذشتہ گیارہ ماہ میں جو وصولی ہوئی ہے اُس کا جائزہ لینے سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کی وصولی لازمی چندہ جات بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی اور بعض جماعتوں کی طرف سے وصولی میں کافی کمی ہے اور کئی جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کے ذمہ گذشتہ سالوں کی معقول رقم تا حال قابل ادا چلی آ رہی ہے۔

دوران سال میں عہدیداران مال کو ہر ماہ جماعتوں کے تشخیص بجٹ وصولی اور بقایا کی پوزیشن سے آگاہ کیا جاتا رہا ہے۔ اور دیگر تحریکات کے ذریعہ بھی متواتر توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سالانہ اخراجات کی بنیاد جماعتوں کی طرف سے متوقع چندہ جات کی آمد پر رکھی جاتی ہے اور سلسلہ کی ضروریات کے ماتحت قرض لے کر بھی اخراجات کو جاری رکھنا پڑتا ہے اس امید پر کہ آخر مالی سال تک جماعتیں اپنے ذمہ کے واجبات ادا کر دیں گی لیکن جو جماعتیں اپنے مالی فرض کو سو فی صدی ادا کرنے سے کوتاہی اختیار کرتی ہیں ان کی وجہ سے جو غیر معمولی زیر باری اور مالی مشکلات کی صورت پیش آتی ہے اس کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں۔ خصوصاً تقسیم ملک کے بعد ہمارے ذرائع آمد محدود ہو جانے کے باعث مرکز قادیان جس دور میں سے گذر رہا ہے اس میں احباب جماعت کی اپنے مالی فرض سے معمولی عدم توجہ بھی غیر معمولی اور ناقابل تلافی نقصان اور مشکلات کا باعث بن سکتی ہے۔

اسی سلسلہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۸ اپریل ۱۹۶۶ء کو احباب جماعت کو انکی ذمہ داریاں یاد دلاتے ہوئے فرمایا:-

"اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ (اے عزیز رسول! اور پھر وہ جو اس کی قائم مقامی میں ذمہ داری کے عہدے پر کھڑے کئے جاتے ہیں) تو مومنوں کو انکی ذمہ داریاں یاد دلاتا رہ کیونکہ یہ یاد دلانا مومنوں کو نفع بخشتا ہے) ...... اس حکم کے ماتحت آج میں احباب جماعت کو ان کی بعض ذمہ داریاں یاد دلانا چاہتا ہوں اول یہ کہ دوست جانتے ہیں کہ ہمارے مالی سال کا یہ آخری مہینہ جا رہا ہے تمام احباب جماعت کو عموماً اور تمام عہدیداران نظام کو خصوصاً میں اس طرف متوجہ کرانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی پوری کوشش کریں کہ جماعت کا جو بجٹ ہے جسے ہم حصہ آمد (یعنی وصیت کے چندے) یا چندہ عام کہتے ہیں یا جلسہ سالانہ کا چندہ ہے نہ صرف یہ کہ پورا ہو جائے بلکہ جو بجٹ بنایا گیا تھا اس سے زیادہ آمد ہو جائے اور یقیناً آمد زیادہ ہو سکتی ہے ...... پس جو بجٹ منظور ہو چکا ہے وہ اصل ذمہ داری سے کم درجہ پر ہے اس لئے نہ صرف یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ بجٹ پورا ہو جائے بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ بھی کوشش ہونی چاہیئے کہ جو حقیقی اور اصلی بجٹ آمد کا ہے اس کے مطابق ساری جماعتوں کی آمد ہو جائے امید ہے کہ تمام پریذیڈنٹ صاحبان اور مال کے ساتھ تعلق رکھنے والے عہدیداران اور امراء صاحبان اور امراء اضلاع (صوبائی امیر) اس امر کی طرف خصوصی توجہ دینگے کہ اس ماہ کے اندر سال رواں کا بجٹ نہ صرف یہ کہ پورا ہو جائے بلکہ آمد بجٹ سے بھی زیادہ ہو جائے"

امید ہے کہ جملہ احباب جماعت اور بالخصوص عہدیداران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل کی طرف پوری توجہ فرما کر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ اس سال کی وصول شدہ تمام رقوم مالی سال ختم ہونے سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل ہو جائیں لہذا سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ اس آخری عشرہ میں وصول شدہ چندہ جات ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں تاکہ تمام وصول شدہ رقوم اسی مالی سال کے حساب میں مرکز میں وصول ہو کر جمع ہو سکیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

موضع ابراہیم پور ضلع مرشد آباد بنگال میں آتشزدگی

(اور)

جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے مصیبت زدگان کی بروقت امداد

مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب ثانی مبلغ علاقہ بھرت پور کی طرف سے خاکسار کو ۲ مارچ ۱۹۶۶ء کو بذریعہ خط اطلاع ملی کہ موضع ابراہیم پور میں مورخہ ۲۲ مارچ کو اچانک آگ لگ جانے کی وجہ سے بیس مکان نذر آتش ہو گئے ہیں۔ جن میں سولہ مکانات ہمارے احمدی دوستوں کے ہیں۔ اور احباب کا کافی مالی نقصان ہوا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے کسی جانی نقصان سے احباب کو محفوظ رکھا ہے۔

خاکسار اُسی وقت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ۔ اور دیگر اراکین مجلس عاملہ کے پاس یہ روح فرسا خبر لے کر گیا۔ سب احباب مغموم و بے چین ہو گئے کہ عید الاضحیٰ سر پر آ رہی ہے اس مصیبت میں احباب جماعت کی فوری مدد کی جانی چاہیئے۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب کے مشورہ سے ضروری پارچات اور نقد روپیہ لے کر خاکسار۔ عزیزم محمد ادریس خان کو ساتھ لے کر دوسرے روز ۱۳ مارچ کی صبح ہی ابراہیم پور کے لئے روانہ ہو گیا۔ اور وہاں پہنچ کر حالات کا جائزہ لے کر مبلغین علاقہ اور ذمہ دار احباب کے مشورہ سے حسب ضرورت پارچات اور نقد امداد مصیبت زدگان میں تقسیم کی۔ اور اس موقعہ پر غیر احمدی دوستوں کی بھی مدد کی گئی۔ اس بروقت امداد سے ہمارے مصیبت زدہ بھائیوں کا غم ایک حد تک ہلکا ہوا۔ اور وہ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہوئے۔

عید کے بعد کلکتہ سے امداد کی دوسری قسط بھی روانہ کی گئی۔ جو احباب میں تقسیم کر دی گئی اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے قریباً ۱۰۰۸ روپے کی امداد کی جا چکی ہے

اسکے علاوہ مسجد احمدیہ ابراہیم پور کی دوبارہ تعمیر کے سلسلہ میں سارے اخراجات ادا کر دینے کی ایک احمدی دوست نے پیشکش کی ہے۔ مقامی جماعت کی طرف سے اندازہ خرچ کا انتظار ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ان مصیبت زدہ بھائیوں کے نقصان کی تلافی کرے۔ اور جن احباب نے اس امدادی کار خیر میں حصہ لیا ہے اللہ تعالےٰ اُنہیں جزائے خیر دے۔ اور اُن کو دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔ اور اُن کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو آمین۔

خاکسار شریف احمد امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ

بھرت پور ضلع مرشد آباد میں مسجد احمدیہ کی تعمیر

بھرت پور ضلع مرشد آباد میں ہماری جماعت کافی عرصہ سے قائم ہے مگر ابھی تک وہاں کوئی مسجد نہ تھی۔ ماہ مارچ ۱۹۶۶ء کے شروع میں خاکسار وہاں تبلیغی دورہ پر گیا۔ احباب جماعت میں مسجد تعمیر کرنے کی تحریک کی۔ مکرم شیخ یعقوب حسین صاحب صدر جماعت نے یہ پیشکش کی کہ وہ اپنے مکان کا نصف حصہ مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ بعد ازاں انہوں نے یہ قطعہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام رجسٹری بھی کروا دیا ہے۔ خاکسار نے کلکتہ آکر ایک مخیر احمدی دوست سے اُس زمین پر مسجد تعمیر کروا دینے کی تحریک کی۔ اُس دوست نے بھی بعد خوشی اس تحریک پر لبیک کہا۔ اور ہمارے پیشکردہ اندازہ خرچ کے مطابق رقم مہیا کر دی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اور اب بفضلہ تعالےٰ وہاں جماعتی ضروریات کے پورا کرنے والی مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مکرم شیخ یعقوب حسین صاحب کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور اُن کو اولاد سے نوازے کیونکہ اُن کے ہاں کوئی اولاد نہیں۔ نیز اُن کو اور ہمارے کلکتہ کے مخیر احمدی دوست کو دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔ اور اُن کے کاروبار میں برکت عطا فرمائے۔ اور بھرت پور میں مسجد کی آبادی اور جماعت کی ترقی کے اسباب پیدا ہوں۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار شریف احمد امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ